احکامِ سوگ

اقسام
احکام
بدعت
فتاوی

تالیف
احمد بن عبد اللہ السلیمی

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ
حافظ عبدالجبار مدنی

نظرِ ثانی
مفتی عبیداللہ عفیف صاحب

حدیبیہ پبلیکیشنز
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

احکام سوگ

اقسام — احکام — بدعت — فتاوی

تالیف

احمد بن عبد اللہ السّلیمی

ترجمہ : حافظ عبدالجبار مدنی

نظر ثانی : مفتی عبید اللہ عفیف صاحب

حُدیبیہ پبلیکیشنز
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون ۷۲۴۲۶۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25769
سسال بی ۔ 1

جملہ حقوق اشاعت برائے طیبہ پبلیکیشنز محفوظ ہیں

نام کتاب .... احکام سوگ

مولف .... احمد بن عبد اللہ السلیمی

ترجمہ .... حافظ عبد الجبار مدنی

اشاعت اول .... دسمبر 2003

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... -/40 روپے

ناشر .... سمیع اللہ

مطبع .... موٹروے پریس

طیبہ پبلیکیشنز کی جملہ مطبوعات پاکستان بھر میں تمام بڑے شہروں کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ **لاہور:** مکتبہ قدوسیہ، دار السلام، نعمانی کتب خانہ، اسلامی اکیڈمی، مکتبہ رحمانیہ، اسلامی کتب خانہ، مکتبۃ العلم، فرید علم و ادب، دار الفرقان، مکتبہ سلفیہ، دار الھدیٰ، کتاب سرائے، تراث الاسلامیہ **گوجرانوالہ:** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، ولی کتاب گھر، دار السلام **فیصل آباد:** مکتبہ اسلامیہ، مکتبہ اہلحدیث، دار ارقم **کراچی:** مکتبہ نور وم، مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ) **راولپنڈی:** تعلیمات طیبہ کشمیری بازار **اسلام آباد:** المسعود اسلامک بکس سے طلب فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

⊛ عرض ناشر 5
⊛ تقریظ 7
⊛ موضوع کے اختیار کرنے کا سبب 11
⊛ تکملة 21

پہلی فصل

⊛ سوگ کی تعریف اور اس کی اقسام کا بیان 23

دوسری فصل

⊛ سوگ منانے والی عورت کو جو احکام لازم ہیں 38

تیسری فصل

⊛ شریعت کی خلاف ورزی اور غلط عقائد کا بیان 49

چوتھی فصل

⊛ إحداد (سوگ) کا بیان 62
⊛ کسی آدمی کی شہادت یا بادشاہ کی موت پر خاموشی اختیار کرنا 64
⊛ کیا بوڑھی عورت پر سوگ منانا واجب ہے؟ 65
⊛ بوڑھی عورت یا بچی (غیر بالغہ) کیا اس پر بھی وفات کی عدت لازمی ہے 67
⊛ سوگ والی عورت کے بازار جانے کا حکم 67
⊛ اگر نکاح کے بعد قبل از جماع خاوند فوت ہو جائے 68
⊛ فتویٰ برائے عدت وفات 69
⊛ بغیر کسی شرعی عذر کے عدت اور سوگ کو مؤخر کرنے کا حکم 70

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- وہ احکام جو سوگ والی عورت پر لازم ہیں 71
- سیاہ لباس پہننا اور فوت شدہ آدمی کی بیوی کا عدت گزارنے کا حکم 73
- سوگ والی عورت کے لیے خوشبو استعمال کرنے کا حکم 75
- عدت والی عورت کا اپنی اولاد کو خوشبو لگانے کا حکم 76
- کیا ایام عدت میں عورت گھڑی استعمال کر سکتی ہے؟ 77
- کیا دورانِ عدت طالبہ مدرسہ جا سکتی ہے؟ 77
- کیا عدت والی عورت حج کو جا سکتی ہے؟ 78
- عدت کے دنوں میں ٹیلی فون پر عورت کا جواب دینا 79
- عدت مناتے ہوئے سیاہ کپڑے پہننا 80
- ڈیوٹی دینے والی عورت عدت کیسے گزارے؟ 81
- عدت یا سوگ کی شرعی مدت میں اضافہ کرنا شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟ 81
- بحالت مجبوری دوسرے شہر میں عدت گزارنا 82
- سوگ والی عورت کا چاند اور محرم سے چہرہ چھپانا 83
- حج کے لیے سفر نہ کرے 84
- فتاویٰ سعدیہ 84
- عدت والی عورت کی رہائش کا مسئلہ 85
- دورانِ عدت خطبہ جمعہ سننے کا حکم 85
- سادہ لباس کا حکم 86
- کیا سوگ والی عورت اپنے سر کو دھو سکتی ہے اور کس سے پرہیز کرے؟ .. 86
- خاتمہ 87

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اسلام ایک کامل اور اکمل ضابطہ حیات کا نام ہے۔ اس کے احکام انسانی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہیں۔ جہاں ہمارا دین خوشی کے موقع پر ہمیں بے لگام نہیں چھوڑتا' وہیں غم کا سامنا کرنے کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی فرماتا ہے۔ موت نظام قدرت کا ایک لازمی باب ہے۔ فنا کے گھاٹ اترنا ہر انسان کا مقدر ہے چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ لیکن جو نیک اور سعید روحیں ہوتی ہیں' ان کی وفات کیسی ہی حقیقت کیوں نہ ہو وہ اپنے چاہنے اور ماننے والوں کے لئے رنج والم کا پیام لاتی ہے۔ اسی رنج والم کی کیفیت کا شریعت اسلامیہ کے ضوابط کے تحت سامنا کرنے کا نام سوگ ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ہندووانہ رسوم ورواج کا اس قدر چلن ہو چکا ہے کہ سوگ کے متعلق ہم کتاب وسنت کی ہدایات کو فراموش کیے ہوئے ہیں۔ صلحاء امت کو اس دنیا سے روانہ ہوئے صدیاں بیت چکی ہیں لیکن ہم ابھی تک ان کا ماتم کر رہے ہیں۔ اور اس کو ان سے محبت والفت کا معیار بھی بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں برسی منانے کی بدعت عام ہے۔ یعنی کسی میت کی وفات کے ایک برس بیت جانے پر ہم اس کا سوگ کرتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کہ جن کا فرمان حرف آخر ہے' ان کی ہدایت کے موجب زیادہ سے زیادہ سوگ کی مدت بیوہ کے لیے چار ماہ دس دن ہے۔ اس کے بعد بھی ہم برسی منائیں اور اپنے تئیں عاشق رسول اور فرمانبردار رسول سمجھیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں۔

اس کتاب میں بیان کردہ مباحث کی اصل مخاطب خواتین ہیں۔ کتنی ہی مسلمان خواتین ایسی ہیں کہ جو ایام عدت تو گزارتی ہیں لیکن عدت اور سوگ کے احکام ومسائل سے بے خبر ہوتی ہیں۔ وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے رسوم ورواج ہی کو دین اسلام کے اصول وضوابط خیال کرتی ہیں ان کے سرپرستوں کو یا انہیں صحیح مسئلہ بتایا جائے تو وہ معاشرتی اقدار کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے حق بات قبول کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد ایسی مسلمان خواتین کی اصلاح ہے اور انہیں سوگ و عدت کے بارے میں صحیح بات یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت لائق احترام مؤلف' فاضل مترجم اور ناشر کے لیے یہ کتاب خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے اور امت کے لئے بھی یہ کتاب نفع بخش ثابت ہو۔ آمین یارب العالمین

طالب دعا

سمیع اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد للہ الذی من علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی نبیہ و رسولہ محمد و علی الہ و اصحابہ و علی الذین اتبعوہ باحسان من المحدثین الی یوم الدین. اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم.

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾ (سورۃ البقرۃ ۲۳۴)

”تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان کی بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن روک رکھیں“۔

واضح رہے کہ جس طرح شوہر کی وفات پر جس طرح چار ماہ دس دن عدت میں بیٹھنا فرض ہے اسی طرح اس پر اس عدت میں ”احداد“ یعنی سوگ منانا بھی شرعاً واجب ہے اور اس وجوب شرعی میں فقہا میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔

الشیخ السید محمد سابق مصری ارقام فرماتے ہیں۔ یجب علی المرأۃ ان تحد علی زوجھا المتوفی مدۃ العدۃ و ھذا متفق علیہ بین الفقھاء۔

(فقہ السنہ ج ۲ ص ۲۸۶) -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی رو سے درج ذیل پانچ امور کی پابندی لازم ہے۔

1. جس گھر میں عورت کے شوہر نے وفات پائی ہو۔ عدت ختم ہونے تک وہ اسی گھر میں مقیم رہے۔ عدت کی مدت چار ماہ دس ایام ہیں۔ اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل (بچے کو جنم دینا) ہے۔ وضع حمل کے ساتھ ہی عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔ جیسا کہ سورت الطلاق کی آیت نمبر ۴ میں ہے:

﴿وَ اُولٰتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

"کہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے"۔

عورت اپنی عدت کے دوران کسی مجبوری کے بغیر گھر سے باہر نہیں جا سکتی، مثلاً بیماری کی وجہ سے ہسپتال جانا، بازار سے سودا سلف اور اشیاء خورد و نوش خرید کر لانا بھی اسی صورت میں جائز ہے جبکہ کوئی دوسرا شخص ایسے امور نپٹانے کے لیے موجود نہ ہو۔ اگر رہائشی مکان کرایہ پر ہو اور کرایہ ادا نہ کر سکتی ہو، یا وہ مکان گر جائے یا وہ رہائشی مکان غیر محفوظ یا اس مکان میں اکیلی ہو اور کوئی مونس اور دل بہلانے والا نہ ہو اور آبرو و جان کا خطرہ ہو ان صورتوں میں وہ دوسری کسی مناسب جگہ پر رہائش کر سکتی ہے۔

2. عورت عدت کے دوران خوبصورت لباس زیب تن کرنے سے گریز کرے وہ زرد یا سبز لباس نہ پہنے، بلکہ اسے سادہ لباس پہننا چاہیے، اگرچہ وہ سیاہ یا سبز وغیرہ ہو غرضیکہ لباس جاذب اور مردوں کو متوجہ کرنے والا نہ ہو۔

3. عورت عدت کے ایام میں طلائی، نقرئی، ہیروں اور موتیوں کے زیورات پہننے سے اجتناب کرے۔ ایسے زیورات ہار، گلوبند، کنگن اور انگوٹھی کی صورت میں ہوں۔ سب ناجائز ہیں۔ حتی کہ گھڑی بھی ہاتھ میں نہ پہنے۔

4. ہر طرح کی خوشبو استعمال کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے خواہ وہ دھونی ہو یا خوشبو کی کوئی دوسری صورت ہو اور بچوں کو خوشبو لگانے سے بھی پرہیز کرے بصورت دیگر صابون سے ہاتھ اچھی طرح دھو لینا ضروری ہے۔ ایام مخصوصہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختتام پر بعض کی دھونی جائز ہے۔

5 سرمہ لگانے سے پرہیز ضروری ہے' چہرے کے میک اپ کے لئے استعمال ہونے والا سامان جو مردوں کو متوجہ کرنے والا ہو سرمے کے حکم میں داخل ہے اس لئے اس کو میک اپ کرنا بھی جائز نہیں۔ تاہم تمام استعمال والی چیزیں مثلاً پانی' سادہ صابون وغیرہ کا استعمال جائز ہے مگر وہ سرمہ جو آنکھوں میں کشش پیدا کرتا ہے اور سرخی اور دنداسہ وغیرہ بھی جائز نہیں۔

یہ ہیں پانچ اشیاء جن کا اہتمام ایام عدت میں بیوہ عورت پر لازم ہے۔

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ کسی سے گفتگو نہیں کر سکتی' ٹیلی فون پر بات نہیں کر سکتی' ہفتہ میں ایک سے زیادہ دفعہ غسل نہیں کر سکتی' گھر میں ننگے پاؤں نہیں چل سکتی۔ اور نہ چاندنی کی روشنی میں باہر نکل سکتی ہے۔ یہ سب خرافات ہیں اس طرح کی فضولیات کا اسلام میں کوئی وجود نہیں۔ جوتے پہن کر اور ننگے پاؤں گھر میں چل سکتی ہے اپنا اور مہمانوں کا کھانا تیار کر سکتی ہے۔ گھر کے صحن اور پارک میں چل پھر سکتی ہے۔ محرم اور غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کر سکتی ہے۔ البتہ مہندی نہیں لگا سکتی اور نہ زعفران استعمال کر سکتی ہے کہ وہ بھی خوشبو ہے۔''

یہ رسالہ جو آپ کے ہاتھوں میں اس مسئلہ (سوگ) میں میری دانست کے مطابق اردو زبان میں اولین نقش ہے اور خوبی یہ کہ اس کی تمام تفصیلی بحثیں اور مسائل کتاب وسنت کی نصوص پر مشتمل ہیں یا ان سے مستنبط ہیں۔ جذبہ تبلیغ سے سرشار ناشر نے اس کو بڑا دیدہ زیب بنا کر شائع کیا ہے اور یہ خیر الکلام ماقل ودل کا مصداق ہے اور اس قابل ہے کہ تمام مکاتب فکر کے مدارس بنات المسلمین کے نصاب میں پڑھایا جائے۔ میں بنات المسلمین کے مدارس کے ناظمین سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قیمتی اور جوہری اور فقہی رسالہ کو اپنے مدارس کے نصاب میں ضرور شامل کریں۔ نہایت مفید اور علمی ہے۔ میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا ہے حشو وزوائد سے قطع نظر بہت ہی مفید پایا ہے۔ اردو زبان میں ایسے رسالہ کا ہونا بڑا ضروری تھا سو الحمد للہ برخوردار سمیع اللہ حفظہ اللہ نے اصل عربی رسالہ کا اردو زبان میں ترجمہ کروا کر شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو شرف قبول عطا فرمائے اور مزید علمی اور دینی کتابوں کی ترویج واشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ وَمَاذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

محمد عبیداللہ خاں عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ

جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور

مفتی مسجد امة العزیز اہل حدیث رحمت ٹاؤن شہر فیصل آباد

۵/۸/۱۴۲۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع کے اختیار کرنے کا سبب

سوگ یعنی عدت خاوند کے بیوی پر حقوق میں سے ایک اہم حق ہے تو بیوی کو چاہیے کہ اس سوگ کے احکام کو معلوم کرے۔ بلکہ غیر شادی شدہ عورت کو بھی اپنے کسی قریبی پر سوگ سے متعلق احکام کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ جب کہ اکثر مسلمان سوگ وغیرہ کے معاملات میں مسائل سے ناواقف ہیں اور اپنی عورتوں پر غیر شرعی احکام لازم کرتے ہیں اور جہالت عام ہے اور شیطان غیر شرعی کاموں اور رسموں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے رنگ میں بڑا مزین کرتا ہے کیونکہ وہ بعض مشہور ممنوعات اور مخالفت اور غلط عقائد کو ایسا خلط ملط کرتا ہے کہ شریعت اس کے بالکل برعکس ہے اور سوگ وغیرہ میں بے شمار غلط رسومات ہیں اور اس سبب کی وجہ سے میں نے یہ رسالہ لکھا ہے۔

بعض لوگ اسلام کی طرف منسوب ہونے کے باوجود بے شمار غلط عقائد کو اپنائے ہوئے ہیں۔ مثلاً مردوں کو پکارنا اور ان سے مانگنا اور اپنی ضرورتوں کو اُن سے طلب کرنا اور اُن سے تبرک حاصل کرنا' اور اُن سے فریاد رسی کرنا' نذر ماننا' اُن کی قبروں کا طواف کرنا' اور ان کی تعظیم اس طرح کرنا جس طرح اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی جاتی ہے' اور ان کی قسمیں اٹھانا' غیر اللہ کی قسم یہ بہت بڑا شرک اور صریح گمراہی ہے جس سے انسان کے تمام نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں' اور ذلت و رسوائی کو واجب کرنے والی ہے۔ اس شرک کا مرتکب جہنم میں جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے محروم رہے گا۔

اور اسی قسم کے صوفیاء کے بعض طریقے ہیں جو صراط مستقیم سے کوسوں دور ہیں ﷺ ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

....

﷽ ....اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت بدعات کے ذریعے کرنا جس طرح نبی علیہ السلام کی عید میلاد منانا' اور آپ کی محفل میلاد مناتے ہوئے اچانک کھڑے ہونا اور پھر اس میں شرکیہ الفاظ کا استعمال اور ڈھول وغیرہ کا استعمال اور تعریف میں مبالغہ آرائی کرنا اور غلط قسم کے عقائد اختیار کرنا۔

اور اسی طرح سے میت پر ماتم اور چیخ و پکار کرنا اور کھانے پکانا اور یہ کام اُن کے ہاں بہت ضروری ہیں۔ اگرچہ کوئی شخص اپنے مرنے کے بعد ان چیزوں سے منع بھی کر کے جائے۔ پھر بھی کرتے ہیں۔ قبرستان میں مجھے ایک شخص کہنے لگا کہ میرے باپ نے جس کو ہم ابھی دفن کر رہے ہیں۔ وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد کسی قسم کا ماتم اور ودلیمہ (مردے پر کھانا پکانا) نہ کرنا۔ تو میں اب کیا کروں تو میں نے اس کو جواب دیا کہ اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرو' تو اس نے کہا کہ میں اس کو نافذ نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے بخیل وغیرہ الفاظ سے طعنے دیں گے۔

- اسی طرح ختموں کا سلسلہ جو کہ مُردوں کے لیے کیا جاتا ہے اور ان پر اُجرت دینا۔ بلکہ بعض لوگوں نے اس رسم کو واجب سمجھ لیا ہے اس کو نہ کرنے والا (اہل بدعت کے ہاں) گنہگار ہوگا۔ جس طرح مجھ سے ایک عورت نے پوچھا کہ میں ہر سال اپنے والد کا ختم دلاتی ہوں یا اس کی اُجرت دیتی ہوں اور اس سال میں یہ کام نہ کر سکی تو اگر میں اس کے بدلہ میں 500 (پانچ سو) ریال فقیروں کو دے دوں تو کیا کفائت کرے گا۔
- اور اسی سے جس کا نام (ذَبِيحَةُ الْحُفْرَةِ) رکھا جاتا ہے کہ جب مردے کو دفن کرتے ہیں تو کوئی جانور ذبح کرتے ہیں۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ میں ایک جنازے کے ساتھ جا رہا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو بڑا غمگین اور حیران دیکھا پھر وہ اچانک مجھ سے پوچھنے لگا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کھدائی کا ذبیحہ ضروری ﷽ ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

....

کلہ.... ہے اور میں نے ابھی تک ذبح نہیں کیا اور میرا مردہ باپ ابھی تک غسل خانہ میں ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ذبح کریں اور (نہ کر کے) گنہگار نہ ہوں۔ گناہ سے بچ جائیں گے۔ (یہ ان کا عقیدہ ہے۔ حالانکہ یہ کام کرنا گناہ ہے)

- اور اسی طرح جو نصف شعبان کی رات کی بدعات ایجاد کی گئی ہیں، نماز پڑھنا، دعائیں کرنا، اور کھانا پکانا اور ملاپ کرنا (اکٹھے ہونا)، اور دن کو روزہ رکھنا۔
- اسی طرح قسم کے تین روزے رکھنا جو کہ قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ کھانا کھلانے پر قادر بھی ہو۔ [1]
- اور اسی طرح جب عورت ایام ماہواری میں ہو تو وہ عقد نہیں کر سکتی اس طرح وقت نکاح انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے آواز نکالنا۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہ ہی اس وقت فاتحہ کی قرأت جائز ہے۔
- اسی طرح بچہ جو کہ غیر بالغ ہو یا عورت ہو یا امن والی جماعت ہو ان میں سے کسی کو سفر میں عورت کا محرم بنانا۔
- اسی طرح یہ بھی بدعات سے ہے جس بچے کی تربیت کی ہو اس کے بڑے ہونے کے بعد اس سے پردہ نہ کرنا۔ حالانکہ اس قسم کا بچہ اگر رضاعت ثابت نہ ہو تو وہ اجنبی ہوتا ہے۔ اُس سے پردہ کرنا چاہیے۔
- اسی طرح اِن لوگوں کا عقیدہ رکھنا کہ جس کے لیے نماز جمع کرنا جائز ہے وہ اس کو قصر بھی کر سکتا ہے۔ اگرچہ مسافر نہ بھی ہو۔ بیمار کے لیے بھی اُن کے کلہ....

---

[1] شاید مؤلف کے ہاں کفارۃ الیمین کے روزے تب ہیں جب کھانا کھلانے کی طاقت نہ ہو۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

....

ﷺ.... نزدیک قصر جائز ہے جو کہ غلط مسائلہ ہے۔

- اور اسی طرح جب رکوع سے اُٹھتے ہیں تو شکر کے لفظ کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور اسی طرح جب نماز شروع کرتے ہیں تو۔ لامعبود سواہ کا اضافہ کرتے ہیں اور اسی طرح نیت کا تلفظ کرنا۔ ❶
- اسی طرح جب امام "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو پیچھے سے مقتدی کا "رَبِّ اغْفِرْلِي" کہنا۔ ❷
- اسی طرح سجدہ سہو میں اس کا کہنا "سبحان من لا يسهو ولا ينام" پاک ہے وہ ذات جو نہ بھولتی ہے اور نہ سوتی ہے۔
- اور اسی طرح مشکل کشائی یا ضرورت پوری کرنے کے لیے چالیس مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھنا۔
- اور اسی طرح جب کسی مجلس میں عورت کا ذکر ہوتا ہے تو گفتگو کرنے والا کہتا ہے "عزت کرو گے اللہ تمہیں عزت دے گا" اور جب کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں سوال کیا جاتا تو اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. کہ "اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے"۔
- اسی طرح جب شادی پر مبارک باد دیتے ہیں تو (مسنون الفاظ کی بجائے بالرفاء والبنين کہتے ہیں۔
- اور جب مجلس میں بیٹھے ہوئے شخص میں سے کوئی چھینک مارتا ہے تو شَاهِدٌ حَقٌّ ﷺ....

---

❶ دو رکعت نماز فرض اللہ کے لیے وغیرہ۔

❷ جو چیز مشروع یا مسنون ہے مثلاً آمین، وہ نہ کرنا اور جو الٹ ہے یا مسکوت عنہ ہے وہ لفظ کہنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

....

ﷺ.... کہتا ہے۔ اگرچہ وہ جھوٹ اور مصنوعی ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ ہم نے ...کھا ہے کہ جو باطل اور تصنع سے چھینک مارتا ہے۔

- اسی طرح عورت کا اپنے چاچے کے بیٹے سے یا پھوپھی کے بیٹے سے اور خالہ اور ماموں کے بیٹوں سے مصافحہ کرنا' اور اس طرح اپنے خاوند کے بھائی سے مصافحہ کرنا اور اس سے پردہ نہ کرنا۔
- اسی طرح عید کی راتوں میں یا عرفہ کی رات میں اپنی بیوی سے مجامعت (ازدواجی تعلقات) نہ کرنا۔
- اسی طرح کسی لوہے (کڑے وغیرہ میں) یا چھری کے بارے میں نفع کے حصول کا فائدہ کا عقیدہ رکھنا۔
- اسی طرح کسی چھوٹے بچے کے ہاتھ پر کوئی دھاگہ باندھ دینا اور پھر اس طرح کے لوگ یہ کام کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ہم نے دھاگا باندھ دیا ہے اور اب شر (برائی) ہم سے دور رہے گا۔
- اسی طرح فوت شدہ فرضی نماز کو لیٹ کر کے دوسرے دن اس کے وقت میں ادا کرنا۔ مثلاً آج کی فوت ہونے والی ظہر کی نماز کل ظہر کے ساتھ ادا کرنا۔ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ آج کی ظہر کی فوت شدہ نماز کو عصر سے پہلے یا بعد میں ادا کرنا' اور دوسرے دن تک مؤخر نہ کرنا۔
- اسی طرح ان کا کہنا کہ جو حجر اسود کو بوسہ نہ دے یا جس کا عقیقہ نہ کیا جائے یا رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت نہ کرے یا شادی نہ کرے تو اس کا حج نہ ہوگا۔ یا اس کا حج ناقص ہوگا۔ یا جو جمعہ کے دن عرفہ میں ٹھہرے گا تو ستر حج کے مساوی اس کو ثواب ملے گا۔ یا سات حج کے برابر ہوگا۔ ﷺ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

....

تلہ .... ● اسی طرح ان کا یہ عقیدہ کہ اگر دایاں کان بجے یا دائیں آنکھ پھڑکے یا دائیں قدم پر خارش ہونا یہ سب چیزیں خیر کی علامتیں ہیں۔ اور اگر بائیں طرف ہو تو شر کی علامت ہے۔

● اسی طرح انکا کہنا کہ عورت کا اپنے خاوند کے بھائیوں سے پردہ کرنا عدم اعتماد کی بات ہے۔

● اسی طرح ان کا یہ عقیدہ کہ فرائض یا نوافل قبرستان میں یا اس کی مسجد میں جو قبرستان کی چاردیواری میں ہے پڑھنا جائز ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

● اسی طرح عاشوراء کے دن اہل وعیال پر کھلا خرچ کرنا اور سرمہ لگانا اور غسل کرنا اور مختلف قسم کے کھانے پکانا یہ سب جائز ہیں۔

● اس طرح ۲۷ رجب کو جو محفل منائی جاتی ہے۔ وہ جائز ہے۔

● اسی طرح قصیدہ بوصیری' بردہ' دلائل الخیرات' ان کتابوں کا پڑھنا باعث ثواب ہے۔ حالانکہ یہ کتابیں خالص شرک اور کفریہ افکار کا ملغوبہ ہیں۔

● اسی طرح ان کا یہ بھی قول ہے: داخل على الله وعليك. اللہ تعالیٰ اور تجھ پر داخل ہونے والا۔ نہیں ہے میرے لیے مگر اللہ اور تم اللہ اور نبی کی حفاظت میں' اللہ اور نبی تم کو سلامت رکھے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے شفاعت کا سوال کرنا اور آپ کے مقام کا وسیلہ پکڑنا۔

● اس طرح بیماری کے دنوں میں نمازوں کو مؤخر کرنا کہ جب شفاء ہوگی تو پھر ادا کریں گے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ دین اسلام آسان مذہب ہے۔ اس میں سختی نہیں ہے۔

● اسی طرح ان کا کہنا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل تعجب بات یہ ہے کہ بعض عورتوں نے اِن مسائل کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے حالانکہ یہ ایسے غلط کام ہیں جن کی اسلام میں کوئی اصل نہیں ہے۔ اور انہوں نے ایسے مسائل اپنے جیسی جاہل پریشان عورتوں کی زبانی حاصل کیے ہیں۔ اور جب

﴾.... بلایا جائے گا۔ باپ کے نام سے نہیں۔ اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ عورتوں پر نماز تب فرض ہوگی جب مرد اپنی نمازوں سے فارغ ہو جائیں گے۔

- اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ لا حول لله. اوران کا کہنا لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه. حالانکہ صحیح یہ ہے لا معبود بحق الا الله. اس طرح ان کے اعتقاد میں اگر انسان سے ہوا خارج ہو تو اس سے بھی استنجاء کیا جائے گا۔ اور اسی طرح شرمگاہ اور پیٹھ کو دھونا یہ وضوء میں داخل ہے۔ اگر چہ پیشاب اور پاخانہ نہ بھی نکلے اور گردن پر مسح کرنا یہ بھی وضوء میں سے ہے۔
- اسی طرح بعض حرام کاموں کا ارتکاب کرنا مثلاً سود لینا' گانا اور موسیقی سننا' اور داڑھی منڈوانا' اور کپڑے کا اسبال کرنا' (ٹخنوں سے نیچے لٹکانا) سگریٹ نوشی کرنا' تصویر کشی کرنا' ٹیلی ویژن میں عورتوں کا دیکھنا' محرم یا غیر محرم' نماز فجر کو گھر میں پڑھنا اس دلیل کی بناء پر کہ یہ محرم صرف مکروہ ہے۔ یعنی گھر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ حالانکہ ان کو علم نہیں ہے کہ یہ بہت کبیرہ گناہ ہے۔ کاش کہ وہ جاہل ہونے کی شکل میں سوال کر لیتے کیونکہ عاجز کی شفاء سوال میں ہی ہے' اور اس کے علاوہ بے شمار بدعات اور فاسد عقائد ہیں جو قوم میں مروج ہو چکے ہیں اور جو ہم نے ذکر کیا وہ تو سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ کا مصداق ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ ان غلطیوں کا یہ محل نہیں ہے کیونکہ اس رسالے کا موضوع اور ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بہت بڑی عوامی غلطیاں ہیں۔ اور شاید اس موضوع پر مستقبل میں نہ لکھ سکوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی طالب علم کے کلام کو سنتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آپ کی بات صحیح ہے۔ لیکن ہمیں دوسری عورتوں سے عار اور شرم آتی ہے۔ اور دیگر عورتیں اپنی مجلسوں میں ہمارے بارے میں طعن آمیز ہی گفتگو کریں گی۔ اور جو عورت اپنے خاوند کے لیے اس طرح کی رسمیں نہیں کرتی اس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کو اپنے خاوند سے محبت نہیں ہے اور نہ اس کی وفادار ہے اور جب عورت کی عدت کے لیے (اس کے خاوند کے فوت ہونے کے بعد) خاص کیفیت ہے تو اس بناء پر میں عورتوں کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ عورتیں سستی نہ کریں۔ خصوصاً اس دور میں جس میں وفا کم ہوگئی اور جفا کا دور دورہ ہے اور اکثر لوگ شریعت سے ناواقف ہیں اور مصیبت یہ ہے کہ اہل علم خاموش ہیں بلکہ بسا اوقات جس چیز کی طرف ان کی عقلیں مائل ہوتی ہیں اس کو سچ اور حقیقت سمجھتی ہیں۔

فَاِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَتِلْكَ مُصِیْبَةٌ وَاِنْ کُنْتَ تَدْرِیْ نَالْمُصِیْبَةُ اعظم

''اگر تو (کسی چیز کو) نہیں جانتا تو یہ مصیبت ہے اور اگر تجھے علم ہے اور پھر غلط کام سے باز نہ آئے تو یہ بہت بڑی مصیبت''۔

میں کہتا ہوں کہ اس آدمی پر بڑا تعجب ہے جو اپنے گھر والوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا تقرب ان چیزوں سے حاصل کرنے میں کوشاں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ اس کا علم ہونے کے باوجود وہ اپنے اہل خانہ کو بتاتا نہیں کہ یہ غلط ہے اور نہ ان کی خیر خواہی کرتا ہے تو یہ بہت بڑی خیانت اور آفت کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہاں گیا:

﴿ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا ﴾ (تحریم : ٦)

''اپنی جانوں اور اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہاں گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کرے گا کہ اس نے اس ذمہ والی چیز کی حفاظت کی یا اس کو ضائع کر دیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے گھر والوں کے متعلق بھی سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا[1] اسی طرح حدیث میں ہے کہ:

''اگر اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو کسی رعیت کی ذمہ داری سونپی ہو تو پھر اس نے ان کی خیر خواہی کا حق ادا نہ کیا تو ایسا آدمی جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا''۔[2]

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے:

''اگر کوئی شخص اہل اسلام کا حاکم بنا اور پھر وہ اُن سے دھوکا کرتا رہا تو جب وہ فوت ہوگا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہوگی''۔[3]

اسی طرح آپ علیہ السلام کا فرمان کہ

''عورتوں کو خیر کی وصیت کرتے رہو''۔[4]

اسی طرح آپ علیہ السلام کا فرمان

''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس کو اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔ (متفق علیہ)

بلکہ اُن افراد کی جہالت کا سبب یہ ہے کہ وہ خود عالم نہیں ہے اس لیے انکار نہیں کرتا۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو گم پائے اس کو وہ نہیں دے گا۔ یعنی جو چیز کسی کے پاس نہ ہو وہ دوسرے کو کیا دے گا۔ تو اس شخص کا حال حسب ذیل آیت کے مصداق ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قول میں مراد لیا ہے:

﴿ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ﴾ (روم: ۷)

ترجمہ ''وہ دنیا کی ظاہری زندگی کے بارے میں خوب جانتے ہیں اور آخرت سے وہ غافل ہیں''۔

دنیا اور آخرت میں مسلمان کی سعادت اِس میں ہے کہ وہ ان امور کے پہچاننے کی کوشش کرے جو حلال و حرام سے متعلق ہیں تا کہ اس کے پاس دلیل ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اِعراض و غفلت کی وجہ سے بدبختی کا شکار نہ ہو۔ ان امور

---

[1] نسائی و ابن حبان [2] متفق علیہ [3] ایضاً [4] ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صحیح اور حق کی وضاحت کرے تاکہ سوگ والی عورت پر حلت وحرمت کے مسائل پوشیدہ نہ رہیں' تو اِسی بناء پر میں نے یہ رسالہ تحریر کیا اور میں نے اس موضوع کو اِس لیے اختیار کیا کہ اس موضوع پر مستقل اور مفصل کتابوں کا وجود بہت کم ہے۔ تو اپنے علم کے مطابق مجھے صرف ایک کتاب کا علم ہو سکا تو اس کتاب کی بحث وتلاش کے لیے جس کا نام (الاحداد) الاحداد باحکام الاحداد. رکھا تھا جس کو دکتور فیحان شالي المطيرى نے لکھا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنے سے پہلے کوئی یکتا تحریر اس موضوع پر نہ پائی اور میرے خیال میں یہ پہلی کتاب ہے جو اس موضوع پر لکھی گئی ہے اور اس نے عمدہ اور مفید بات کہی ہے جو کافی اور وافی ہے۔ علمی بحث ہے جو کہ اقوال کو با دلائل پیش کرتا ہے اور پھر مناقشہ کرتا ہے۔ اور پھر ترجیح دیتا ہے اور بات وہی ہے جو صاحب الفیہ نے کہی ہے کہ وہ اس میدان میں سب سے پہلے قدم رکھنے کی وجہ سے افضل ہے جس کی وجہ سے عمدہ تعریف کا مستحق ہو گیا ہے۔ اور میں جو بھی لکھوں اس کے درجہ ومقام نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن میری اس بحث کی امتیازی حیثیت یہ ہے کہ میں نے پہلے عام مشہور غلطیوں اور غلط عقائد کا تذکرہ جو ہمارے اس دور میں ہو رہے ہیں جن کو ہم معاشرہ میں دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اور پھر سوگ سے متعلقہ فتاویٰ کو جمع کیا ہے ان چیزوں کے درمیان اس موضوع پر لکھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس زمانہ میں واقعہ ہونے والے معاملات کا علاج ہوتا ہے۔ اِن اسباب اور محرکات کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو کھول دیا تاکہ میں اس موضوع پر لکھوں اور اس رسالے میں جن معلومات کو جمع کرنا آسان تھا جمع کر دیا۔ میں نے اس کا نام فقہ الاحداد افسامه' احکامه' بدعه' فتاواه. رکھا پھر اس بحث کا خاتمہ ہے اس میں اہم نتائج اور احکام بیان کیے ہیں جو اس بحث سے حاصل ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکملة

اس بحث کے آخر میں اور فائدہ کو مکمل کرتے ہوئے جو ہمارے موضوع میں شامل ہے (کہ عورت پر اپنے خاوند یا کسی قریبی عزیز کے مرنے کے بعد کیا فرض عائد ہوتا ہے، وہ کیا کرے۔ کیونکہ عورتیں مصیبتوں کے واقع ہونے کے بعد ناراضگی اور نوحہ، چیخ و پکار اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور تقدیر پر اعتراض کرتی ہیں اور شرعی حدود سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ تو اس فائدہ کی تکمیل کے لیے احداد (سوگ) کی بحث کے بعد کتابچہ کا اضافہ کرتا ہوں جو کہ صبر کی فضیلت اور صبر کس کے ساتھ اور جو اس کے لیے معاون ہے اس کو ذکر کیا ہے۔

جس طرح کہ اس رسالے (کتابچہ) کے ساتھ اور ایک کتابچہ کا الحاق کر دیا ہے۔ جس کا عنوان بلا دلیل فتویٰ کا خطرناک ہونا اور اس پر اقدام کرنا نہایت سنگین جرم ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ بغیر علم کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ جس سے حق باطل کے ساتھ خلط ملط ہو کر رہ جاتا ہے۔

پھر آخر میں دِلوں کو نرم کرنے کے لیے وعظ و نصیحت کی ہے تا کہ یہ دل اللہ تعالیٰ جو کہ علام الغیوب ہے کی طرف متوجہ ہوں اور اس کا قرب حاصل کریں۔ پھر ایک انتہائی ضروری کلمے کا اضافہ کیا ہے اور آخر میں خاتمہ ہے۔

اہم ضروری بات یہ ہے کہ میں نے اِن رسالوں میں وہی احادیث ذکر کی ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے مروی ہیں۔ کیونکہ احکام کی بنیاد صرف صحیح احادیث پر ہے۔

بحث کا خطہ:

یہ بحث سوگ کے اہم مسائل پر مشتمل ہے جن کا عام لوگوں کو علم نہیں ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے تفصیلاً ان کا ذکر کیا ہے اور جو جو مشہور عقائد و نظریات عند العوام معروف ہو چکے ہیں ان کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اور فقہی اختلاف کو میں نے نہیں چھیڑا اور نہ ہی فقہاء کے اقوال اور ان کے نام وغیرہ ذکر کیے ہیں بلکہ راجح مسلک پر ہی اکتفاء کیا ہے۔ اور واضح عبارت آسان الفاظ اور قدرے تفصیلاً عبارت لایا ہوں۔ اور مشکل الفاظ سے دوری اختیار کی ہے تاکہ استفادہ آسان ہو۔ ہر قسم کا آدمی طالب علم یا عام مسلمان تمام اس سے مستفید ہو سکیں۔ مقدمہ کے مجمعہ بحث کو 4 فصلوں اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا ہے۔

پہلی فصل:

احداد (سوگ) کی لغوی اور شرعی تعریف اس کی قسمیں اور ہر قسم سے جو مسائل نکلتے ہیں اور حکم اور مدت کا بیان اور اس کی ابتداء (سوگ کی) کب شروع ہوگی۔ اور اس کی دلیل اور اس کی مشروعیت کی حکمت کیا ہے۔

دوسری فصل:

جو سوگ والی عورت پر احکام لازم ہوتے ہیں اور ہر مسئلہ کو میں نے دلیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور مکمل شرح کے ساتھ اس کی علت بیان کی ہے۔

تیسری فصل:

غلطیاں اور مخالفین اور فاسد عقائد اور میں نے اس باب میں علماء کے کلام کی نقل بیان کر کے نیکی کی حرص کی ہے۔

چوتھی فصل:

ایسے فتاویٰ نقل کیے ہیں جو سوگ کے متعلق ہیں اور یہ فتاویٰ ہمارے بڑے بڑے علماء اور قدیم اور ہم عصر علماء کے ہیں جن سے میں نے اپنی اس بحث کو مزین کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفصل الاوّل ☆ پہلی فصل

سوگ کی تعریف اور اس کی اقسام کا بیان

سوگ کے لغوی معنی:

رک جانا اور یہ حد سے ماخوذ ہے جو دو چیزوں کے درمیان حد فاصل کو کہتے ہیں جو کسی خارجی چیز کو داخل ہونے سے روکے۔ اور سوگ گزارنے والی عورت کو حادہ اسی لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے نفس کو خوشبو و زینت وغیرہ سے روکتی ہے۔

سوگ کی شرعی تعریف:

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عدت گزارے تو وہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے دور رکھے جو جماع کی طرف دعوت دیں یا اس کی طرف دیکھنے کی رغبت دلائیں اور زینت و خوشبو وغیرہ کے ذریعے سے اس کی خوبصورتی کو ظاہر کریں۔ اور اِعتداد یہ ہوتا ہے کہ عورت کے خاوند کے فوت ہونے کی شکل میں یا طلاق یا فسخ نکاح کی صورت میں ایک مقررہ مدت کا انتظار کرے۔

اِعتداد اور احداد میں یہ تعلق ہے کہ اعتداد کی بعض قسمیں اِحداد میں داخل ہیں۔ مثلاً جب عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اس کی عدت کی وجہ سے زینت وغیرہ سب کچھ ترک کرے۔

احداد کی اقسام:

احداد کی دو قسمیں ہیں:

① ممنوع ② مشروع۔ ان کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① احداد ممنوع

اس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم:

اسلام سے پہلے جو سوگ منایا جاتا تھا۔ اور وہ اس طرح کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ہر لذت والی چیز سے کنارہ کشی کرتی اور اپنے نفس پر سختی کرتی۔ حتیٰ کہ نہ جسم کو دھوتی اور نہ ناخن کاٹتی۔ گندے کپڑے پہن لیتی اور مکمل ایک سال کے لیے اپنے خاندان سے علیحدہ رہتی اور ایک سال کے بعد انتہائی قبیح صورت اور برے حال میں نکلتی اور جب اسلام آیا تو اس نے اس رسم بد کو ختم کر دیا کیونکہ یہ عورت پر بہت بڑا ظلم تھا۔

دوسری قسم:

کسی بڑے آدمی کے فوت ہونے پر جھنڈوں کو سرنگوں کرنا اور چند دن کے لیے کاروبار کو معطل کر دینا۔ اور یہ حرام ہے بالکل درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کے حکمران پر واجب ہے کہ اس قسم کے سوگ کو ختم کرے۔[1]

تیسری قسم:

کسی آدمی کی روح پر سوگ مناتے ہوئے چند منٹ ٹھہرنا۔

بعض بدعتیں آخری دور میں پھیلنا شروع ہوئیں کہ جب کوئی مر جاتا تو اس کی روح پر کچھ دیر ٹھہر جاتے۔ حالانکہ تکریم میت میں یہ بات نہیں ہے کہ کسی میت کی روح پر چند منٹ ٹھہرا جائے اور نہ ہی اس طرح کرنے سے اللہ کے ہاں کسی کی شان اونچی ہوتی ہے۔ سبحان اللہ بڑی تعجب والی بات ہے کہ ان کے ہاں میت کی تکریم اس طرح ہوتی ہے کہ چند سیکنڈ اس طرح حالت بنائی جائے کہ کسی قسم کی حرکت نہ ہو اور نہ کوئی نیکی آگے بھیجی ہو۔ یہ تو مَغضُوبِ عَلَيهِم جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا (یہود) اور ضالین (گمراہ) نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ اس قسم کی رسم کو ہم بدعت شرعی دلیل کی

---

[1] فتویٰ الشیخ ابن باز فی حکم الاحداد علی الملوک والزعماء ص ۷۷/۲ عدد ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بناء پر کہتے ہیں' اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ہمارے اس دین میں وہ نیا کام جاری کیا جو اس سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے"[1]

اس طرح کا کام دین میں نیا کام ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کا کام نہیں کیا اور نہ ہی سلف صالحین نے۔ اور بہترین کام وہی ہے جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہو[2]

www.KitaboSunnat.com

چوتھی قسم:

وہ ہے جس کو گمراہ اور بدعتی لوگ کرتے ہیں جن کی تمام کوششیں دنیا کی زندگی میں لگی ہوئی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی نیکی کے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے سوگ میں ایسی ایسی بدعات اور قبیح کام شروع کیے ہوئے ہیں۔ کالا لباس پہننا' اور کالے جھنڈے اُٹھانا' اور اس کا نام (نوحہ) رکھتے ہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعزیت کرتے ہیں۔ خصوصاً دس محرم کو ہر سال اس طرح کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نیاحت (اونچی آواز سے رونا) اور ماتم کرنا' بازار بند کرنا' اور مساجد' راستوں' گھروں میں مرثیے پڑھنا۔ لوگ ایک گمراہ شخص کی باتوں کو بڑے غور سے سنتے ہیں جو کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قصہ شہادت کو بڑے غم سے بیان کرتا ہے اور بڑی غمگین آواز میں مرثیے پڑھتا ہے۔ اور سننے والے تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ہاتھوں کو اپنے سینوں اور کمروں پر بڑی شدت سے مارتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں لوہے کے ٹکڑے اور پتھر اور زنجیریں ہوتی ہیں۔ اور کبھی اپنے رخساروں پر مارتے ہیں اور گریبان چاک کرتے ہیں اور جاہلیت جیسے الفاظ جو غم کے مظہر ہیں وہ منہ سے نکالتے ہیں اور یقینی بات ہے کہ یہ کام عقلاً درست نہیں ہے بلکہ جس کے پاس معمولی سی بھی عقل ہوگی وہ اس کو غیر صحیح کہے گا۔ اور شریعت اس جیسی بدعات کو جائز قرار نہیں دیتی اور یہ

[1] متفق علیہ [2] مواقف ذات عبر و عمر سلیمان الاشقر ۱۴۶۔۱۴۷۔۱۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام باتیں اسلام کی روح اور اس کی تعلیم کے منافی ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں اس چیز کے کرنے کا حکم نہیں دیا کہ ہم انبیاء علیہم السلام پر مصیبتوں اور ان کی شہادتوں کا اس طرح سوگ منائیں (چہ جائیکہ جو نبی بھی نہ ہو اس کا سوگ کس طرح درست ہے) اور نہ ہمیں صحابہ و تابعین سے اس کے جواز کا ثبوت بہم پہنچتا ہے۔[1] بلکہ سابقہ غموں کو نئے سرے سے یاد کرنا اور ان مصیبتوں کو یاد کر کے رلانا اسلام کے نزدیک یہ کام انتہائی ناپسندیدہ اور حرام ہے لیکن ہائے افسوس کہ قوم اسلام سے کس قدر دور ہو چکی ہے۔

② اِحدادِ مشروع

وہ سوگ جو کہ جائز ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں جن کا ذکر آ رہا ہے۔

① خاوند کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ منانا۔

1- اس کا حکم:

یہ جائز ہے اور جو کرنا چاہے اس کے لیے رخصت ہے اور جو نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

2- اس کی مدت:

اس کی مدت صرف تین دن ہے اور تین دن سے زیادہ افسوس کرنا یہ صحیح نہیں خواہ کوئی حالت ہو۔

---

[1] صیام عاشوراء لمحمد عودہ الرحیای ص ۱۵۸۔
کربلا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سلسلہ میں جو موضوع اور من گھڑت قصے لکھے گئے ان کو بیان کرنا صحیح نہیں ہے۔ مثلاً اس وقت آسمان سرخ ہو گیا تھا۔ اور آسمان سے بارش شروع ہو گئی۔ ہاں قتل و شہادت حسین بلا شبہ بہت بڑی آزمائش ہے جو کہ مظلومانہ طریقے سے شہید کیے گئے۔ ان کے حق میں یہ شہادت اور درجات کی بلندی اور بلند مقام لکھا ہوا تھا۔ ان کا بھائی بھی ایسے ہی شہید کیا گیا تھا۔ اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت بہت بڑی مصیبت تھی۔ لیکن یہ چیزیں انبیاء علیہم السلام کی شہادتوں سے بڑی نہیں ہیں۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم ان مصیبتوں پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- اس کی دلیل:

رسول اللہ ﷺ نے عورت کو تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع فرمایا خواہ اس کا تعلق میت سے کوئی بھی ہو۔ سوائے خاوند کے اس پر وہ 4 ماہ اور دس دن سوگ منا سکتی ہے' اس کے دلائل تقریباً حد تواتر تک پہنچے ہوئے ہیں۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ تابعی فرماتے ہیں:

"ام عطیہ کا بیٹا فوت ہو گیا اس کے مرنے کے تیسرے دن کے بعد انہوں (ام عطیہ) نے خوشبو منگوائی اور اس کو استعمال کیا۔ اور پھر فرمانے لگی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع فرمایا ہے"۔ (بخاری)

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"جب شام میں ابوسفیان کی وفات کی خبر آئی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (جو کہ ام المومنین اور ابوسفیان کی بیٹی تھی) نے تیسرے دن کے بعد خوشبو منگا کر اپنے رخساروں اور کلائی پر استعمال کی اور فرمانے لگی کہ مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہ تھی۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ جس عورت کا ایمان باللہ والیوم الآخرۃ ہے۔ تو وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے سوائے خاوند کے۔ اس پر وہ 4 ماہ دس دن سوگ کرے۔ پھر یہی زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا' زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئیں جب ان کا بھائی فوت ہو چکا تھا۔ تو انہوں نے بھی تین دن کے بعد خوشبو استعمال کر کے فرمایا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر کہتے ہوئے سنا تھا (سابقہ کلام)"۔ (متفق علیہ)

اِن دلائل سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہو رہی ہے کہ کسی عورت کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کی گنجائش نہیں۔ خواہ میت اس کا باپ ہو یا بھائی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین دن سے زیادہ صرف خاوند پر سوگ کرے۔ اگر خاوند کے علاوہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے تو وہ عورت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ حرام کی مرتکب ہوگی۔

(پہلی قسم) مقرر سوگ منانے کی حکمت:

تین دن میت پر سوگ منانے کی حکمت یہ ہے کہ جب کسی کا عزیز فوت ہوتا ہے تو طبعی طور پر اس کو غم لاحق ہوتا ہے تو اللہ رب العزت نے اس عورت کو تین دن سوگ منانے کی اجازت دی ہے۔ اس سوگ منانے میں غم کی شدت میں کمی آئے گی اور اس کو کچھ سکون حاصل ہوگا۔ اور اگر تین دنوں سے زیادہ سوگ منایا جائے تو بہت بڑی خرابی ہوگی اس لیے اللہ حکیم وخبیر نے منع کر دیا کہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ منایا جائے۔ باقی خاوند پر جو سوگ چار ماہ دس دن کا ہے تو یہ مہینوں کی عدت کے مطابق ہے۔[1]

تو مسلمان عورتوں کو خاوندوں کے علاوہ تین دن سے زیادہ کسی کے مرنے پر سوگ منانا اور زینت اور غسل اور خوشبو کو چھوڑ دینا۔ اس سے اس کو بچنا چاہیے۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے مصیبت کو بڑا سمجھا جاتا ہے اور جزع وفزع کا اظہار ہوتا ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہوا ہے۔

مسألة:

یہ ہے کہ اگر کوئی عورت کسی قریبی پر غیر مشروع سوگ منائے تو خاوند پر فرض ہے کہ اس کو روکے کیونکہ زینت مرد کا حق ہے اور مرد کا حق پہلے اور واجب ہے۔ اور سوگ جائز ہے بلکہ اگر اپنے خاوند کے علاوہ کسی پر سوگ نہ بھی کرے خاوند کی رضامندی اور اس کی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے تو یہ افضل ہے اور اس میں بہت بڑی خیر کی توقع ہوگی۔ جس طرح ام سلیم رضی اللہ عنہا اور اس کے خاوند ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے صبر کا مظاہرہ کیا۔[2]

---

[1] مجلۃ البحوث للشیخ ابن باز العدد ۱۴ص ۱۰۔ [2] احکام الجنائز وبدعھا للشیخ الالبانی ص ۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دوسری قسم) خاوند پر سوگ منانا:

1- اس کا حکم:

خاوند پر سوگ منانا واجب ہے۔ اسلام نے خاوند کے لیے بیوی پر سوگ منانے کو واجب قرار دیا ہے اور یہ عورتوں کے لیے خاص ہے مردوں کے لیے نہیں۔ مردوں پر سوگ بالکل نہیں ہے۔

2- اس کی دلیل:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ﴾ (البقرة : ٢٣٤)

''وہ لوگ جو تم سے فوت ہو جاتے ہیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو ان کی بیویاں 4 ماہ اور دس دن انتظار کریں''۔

اور حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ سوائے اپنے خاوند کے وہ اس پر 4 ماہ دس دن سوگ کرے''۔ (متفق علیہ)

اس طرح دوسری حدیث میں ہے کہ

''جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ ماسوائے خاوند کے اس پر چار ماہ۔ دس دن سوگ کرے''۔ (متفق علیہ)

3- سوگ کی حکمت کیا ہے؟

(الف) یہ ایک عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو تسلیم کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ جب کسی مسلمان کو اللہ اور رسول کے کسی حکم کا علم ہو جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس کی حکمت کا علم ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح ممنوع چیزوں سے بچنا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے۔

(ب) اصل سوگ عورتوں پر فرض کیا گیا ہے جب ان کے خاوند فوت ہو جائیں اور اس کی چند حکمتیں ہیں کسی کی اچھائی کو پہچاننا۔ رحم کا صاف ہونا' خاوند کی عزت و تکریم کا احساس کرتے ہوئے اور خاوند کی جدائی پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کیونکہ حقیقت میں خاوند کی جدائی اتنی آسان چیز نہیں ہے کہ چند منٹوں یا دنوں میں ختم ہو جائے بلکہ اس کی جدائی پر دل افسردہ اور جلتا ہے اور اپنے بیٹوں اور خاوند کے رشتے داروں کو دلاسہ دینے کے لیے وہ سوگ کرتی ہے اور اس میں بہت بڑی دلیل ہے کہ خاوندوں کے عورتوں پر کتنے حقوق ہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے''۔ (ترمذی' ابن حبان' بیہقی)

4۔ سوگ کس پر واجب ہے:

ہر عورت پر سوگ منانا فرض ہے خواہ وہ مدخولہ ہو جس کے ساتھ دخول کیا گیا ہو یا غیر مدخولہ ہو اسی طرح ہر عورت پر جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو جب اس کا خاوند طلاق کی عدت کو ختم ہونے سے پہلے پہلے فوت ہو جائے۔ کیونکہ وہ بیوی کے حکم میں ہے اور وہ طلاق کی عدت کی بجائے وفات کی گزارے گی تو اس کی ابتداء عدت اس کے خاوند کے فوت ہونے سے شروع ہوگی۔ اور جو اس کی وفات سے پہلے کا زمانہ گزر چکا ہے اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اور سوگ اس عورت کے ساتھ متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو چکا ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ ہر وہ عورت جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اس پر عدت فرض ہے کیونکہ وہ بیویاں ہیں' اور بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا .... الخ ﴾ (البقرة : ٢٣٤)

''اور وہ لوگ جو تم سے فوت ہو جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' تو جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت غیر مدخولہ ہو اور اسی طرح وہ عورت جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو اور ابھی تک اس کی عدت ختم نہیں ہوئی یہ تمام زوجات بیویاں ہیں۔ اور زوجات پر حرف تنکیر (حکم عام) ہر بیوی کو شامل ہے۔

مجنون عورت اور چھوٹی عورت کے سوگ کا حکم:

اگر تو چھوٹی بچی ممیزہ (تمیز والی) ہو تو سوگ کے تمام احکام اس پر لازم ہوں گے اور اگر ممیزہ نہ ہو اور اس طرح مجنونہ عورت ہو تو اس پر بھی سوگ منانا لازم ہے جب ان کا خاوند فوت ہو جائے کیونکہ سوگ کے تمام عمومی دلائل ان دونوں کو شامل ہوتے ہیں نیز غیر مکلفہ عورت محرم چیز سے اجتناب کے سلسلہ میں مکلفہ کے برابر ہوگی دونوں کا ایک حکم ہوگا جس طرح شراب اور زنا ہے۔ البتہ گناہ میں فرق ہوگا۔ نیز جس پر وفات کی وجہ سے عدت لازم ہوگی اس پر سوگ بھی لازم ہوگا جس طرح بڑی عمر کی عورت اور عقل مند عورت دونوں برابر ہیں۔ اور خطاب ان دونوں کے اولیاء کو ہوگا تو اس ولی پر لازم ہے کہ سوگ کے احکام دونوں پر لازم کرے اور اسی طرح اُن دونوں کو اس چیز سے منع کرے جس سے بڑی عورت اور عقلمند کو روکا جاتا ہے۔ اور اگر ولی نہ روکے تو وہ گنہگار ہوگا۔[1]

سوگ کی شرطیں:

① سوگ وفات کی عدت میں ہوگا خواہ حقیقی طور پر ہو یا حکمی طور پر۔ جس طرح وہ آدمی جو گم ہو گیا ہو۔ اور اسی طرح وہ شخص جس کی وفات کا حکم صادر ہو گیا ہو۔

② سوگ منانے والی فوت ہونے والے آدمی کی بیوی ہو۔ فوتگی کی عدت ختم ہونے کے بعد سوگ منانا جائز نہیں ہے۔ اگر اس کو علم عدت کے ختم ہونے کے بعد ہو تو اب نہ عدت ہے اور نہ سوگ۔[2]

---

[1] رسالۃ احکام الاحداد لخالد المصلح ص ۵۱-۵۲

[2] یعنی اگر عورت کو خاوند کی موت کا علم 4 ماہ دس دن بعد ہو تو اب عورت پر نہ عدت ہے اور نہ سوگ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ نکاح صحیح ہو تو جب یہ تینوں شرطیں پائی جائیں تو بالاتفاق عورت پر سوگ واجب ہے۔[1]

6- سوگ کی مدت:

جن عورتوں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان تمام پر سوگ کی مدت 4 ماہ دس دن ہے۔ سوائے حاملہ کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾

''او جو لوگ تم سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں 4 ماہ دس دن ان کا انتظار کریں''۔

یعنی 4 ماہ دس راتیں بمع دن' تو جب تک گیارھویں رات ختم نہ ہوگی وہ آگے کسی کے لیے حلال نہ ہوگی۔ تو دسواں دن عدت سے ہوگا کیونکہ دن راتوں کے ساتھ ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ کسی میت پر تین راتوں سے اوپر سوگ نہ کرے' سوائے خاوند کے اس پر وہ 4 ماہ دس دن سوگ کرے''۔[2]

اس طرح زینب بنت ابی سلمہ اپنی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر پوچھنے لگی کہ اس کی بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

''کیا تم چار ماہ دس دن انتظار نہیں کر سکتی حالانکہ دور جاہلیت میں تم ایک سال کے بعد ایک مینگنی پھینکتی اور پھر حلال ہوتی''۔[3]

---

[1] الارشاد فی توضیح مسائل الزاد۔ دکتور صالح الفوزان ص ۲۳۔ [2] متفق علیہ [3] متفق علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ شریعت اسلامیہ کس قدر آسان ہے کیونکہ اس نے جاہلیت کے تمام آثار اور سختیوں کو ختم کر دیا۔ کیونکہ دورِ جاہلیت میں عورت اپنے خاوند کے فوت ہونے کے بعد ایک سال بڑی تکلیف اور سختی سے گزارتی تو اللہ تعالیٰ نے اس تکلیف کو ہلکا کر کے ایک تہائی تکلیف فرض کی۔ اوران تمام تکلیفوں کو رفع کر دیا جو یہ مسکین عورت برداشت کرتی تھی۔ تو اس کی جسمانی' لباس' رہائش تمام کی صفائی کو جائز قرار دیا۔ اور گھر میں اپنی عورتوں اور رشتے داروں سے میل جول کو مباح قرار دیا۔ اور خاوند کے حقوق کو مدِنظر رکھتے ہوئے عورت کے لیے باعث زینت چیزوں کو اور رغبت دلانے والی اشیاء کو ایک مقررہ مدت 4 ماہ دس دن تک ممنوع قرار دیا۔ اور اللہ تعالیٰ حکمت والا' علم والا ہے۔[1]

اور شریعت میں مدت 4 ماہ دس دن مقرر کرنے کی کیا حکمت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مدت بچے کی تخلیق اور اس میں روح کا پھونکنا ہوتا ہے اگر وہ حاملہ ہے۔ اور اگر وہ حمل ہی نہیں ہے تو اس کا رحم یقینی طور پر صاف ہے[2] ماسوائے حمل والی کے' تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ کم ہو یا زیادہ ایک دن یا ایک ماہ۔ یا کئی ماہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قول میں عموم ہے۔ فرمایا:

﴿ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾

''حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے''۔

اس آیت نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ الخ...... ﴾ کے عموم کو مخصوص بنا دیا۔ (یعنی خاص کر دیا کہ ہر عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت 4 ماہ دس روز ہے' ماسوائے حاملہ کے)۔

اسی طرح سبیعہ اسلمیہ کی حدیث کہ اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد

---

[1] تیسیر العلام شرح عمدۃ الاحکام ج ۳ ص ۱۸۱ لابن جسام

[2] المرجع السابق ص ۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آگے نکاح کرنے کی اجازت مانگنے لگی۔ تو آپ نے اجازت دی۔ تو اس نے نکاح کر لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے ہاں اپنے خاوند کے مرنے کے 40 دن بعد وضع حمل ہوا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے امام زہری فرماتے ہیں کہ اگر وہ اپنے ایام نفاس (ولادت) میں نکاح کر لے تو پھر بھی درست ہے البتہ اس کے پاک ہونے تک اس کا خاوند اس کے قریب نہ جائے اور پھر عدت سے مقصد رحم کی صفائی ہے اور ایک دوسرے کا پانی خلط ملط نہ ہو جائے۔ تو وضع حمل کے ساتھ اس کا رحم بالکل صاف ہو گیا۔ تو وضع حمل کے بعد اس کو شادی کا اختیار ہے۔ اگرچہ اس کا خاوند مرنے کے بعد ابھی چار پائی پر ہی ہے دفن نہیں کیا گیا۔ تو اس عورت کو شادی کی اجازت ہے۔ ہاں اس کا خاوند اس کے پاک ہونے تک اس کے قریب نہ جائے۔ عقد نکاح صحیح ہوگا لیکن وطی طہارت کے بعد ہوگی۔

مسألة:

بہت سے علماء کا مذہب ہے کہ وہ وضع حمل جس سے عدت ختم ہوتی ہے وہ ہے جس میں انسان کی پیدائش سر، ہاتھ، پاؤں وغیرہ واضح ہو (اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر یہ چیزیں واضح نہ ہوں تو اس وضع حمل سے عدت ختم نہ ہوگی) ابن قدامہ کا خیال ہے کہ اس وضع حمل سے اس کی عدت بالاتفاق ختم ہو جائے گی جس میں سر وغیرہ واضح ہو[1] شیخ الاسلام کا قول یہ ہے کہ اگر عورت نامکمل بچے کو جنم دے تو عدت ختم ہو جائے گی اور نان ونفقہ کی ذمہ داری بھی ختم ہوگی۔ خواہ اس میں روح پھونکی گئی ہو یا نہیں۔ جب انسان کی تخلیق واضح ہو[2]

اور شیخ ابن عثیمین نے کہا ہے کہ جب عورت کے ہاں مکمل بچہ پیدا ہوگا تب وہ نفاس (وضع حمل) کا اعتبار ہوگا اور اگر سقط (نامکمل بچہ) کو جنم دے تو اس کا خون نفاس والا خون نہ ہوگا بلکہ ایک رگ کا خون ہے جو کہ مستحاضہ کے حکم میں ہے۔ کم از کم

---

[1] المغنی لابن قدامہ ۱۱/۴۳۰۔۴ [2] مجموع الفتاوی ۹۸/۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدت جس میں انسان کی تخلیق واضح ہوتی ہے ''ابتدائے حمل سے لے کر 80 دن ہیں۔ اور اکثر مدت 90 دن ہے[1]

www.KitaboSunnat.com

مفقود آدمی کی بیوی کا حکم:[2]

مفقود آدمی وہ ہوتا ہے جس کی زندگی اور موت کے بارے میں کوئی علم نہ ہو۔ پھر مفقود آدمی کی سلامتی اور ہلاکت کے اعتبار سے دو حالتیں ہیں۔

① پہلی حالت:

جو شخص اس طرح کا سفر کرے جس میں عموماً سلامتی تصور کی جاتی ہو مثلاً کوئی تجارت یا سیر و سیاحت یا طلب علم کے لیے سفر کرے۔

② دوسری حالت:

جس کسی کے سفر میں غالباً ہلاکت کا تصور کیا جائے۔ مثلاً جو اپنے خاندان سے گم ہو جائے یا کسی لڑائی کے میدان میں گیا' یا کشتی میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' کچھ آدمی غرق ہو گئے اور کچھ بچ گئے۔ لیکن پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا تعلق بچنے والوں کے ساتھ ہے یا ہلاک ہونے والوں کے ساتھ۔

مفقود آدمی کی بیوی کو کتنا انتظار کرنا پڑے گا:

سابقہ دونوں حالتوں میں فقہاء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے مفقود آدمی کی موت کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کوئی دلیل واضح نہ مل جائے کہ وہ مر گیا ہے۔ یا اس کی گمشدگی پر اتنی مدت گزر جائے کہ اتنی دیر کوئی زندہ نہیں رہتا۔ لیکن اس مدت کی تحدید و تعیین میں فقہاء کے دو مذاہب ہیں راجح مسلک یہی ہے کہ حاکم وقت ہی مدت مقرر کر سکتا ہے[3] اور یہ فیصلہ اس کی وفات کے اس لحاظ سے ہے تاکہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور اگر عورت خاوند کے گم ہونے کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتے ہوئے فسخ نکاح کا ارادہ کرے تاکہ کہیں اور نکاح کر لے تو

---

[1] رسالۃ الدماء الطبیعیۃ ص ۴۱ [2] مغنی ۱۱ص ۲۳۰ [3] الفرائض للدکتور اللاحم ص ۱۶۸/۱۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی اس کا فیصلہ دے سکتا ہے۔

7- سوگ کی عدت کب شروع ہوگی؟

جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اسی وقت اس کی عدت شروع ہو جائے گی نہ کہ اس کے دفن ہونے سے اور نہ جب اس کو اس کے مرنے کی خبر پہنچے۔ اور اگر کسی عورت کو اس کے خاوند کے مرنے کی اطلاع ایک ماہ کے بعد پہنچے تو جب اس کو اطلاع پہنچے اسی وقت اس کی عدت شروع ہو جائے گی۔ اور 4 ماہ دس دن اس کی وفات کے دن سے شروع کر کے عدت پوری کرے گی۔ مثلاً اگر ایک ماہ بعد اطلاع ملی ہے تو اب وہ تین ماہ اور دس دن عدت گزارے گی۔ اور جو عدت کسی عذر یا بغیر عذر کی بناء پر گزر گئی ہے اس کی قضاء اس پر نہیں ہے۔ ہاں اگر عذر کی بنا پر عدت نہ گزارے تو گنہگار نہ ہوگی اور اگر بغیر عذر کے عدت نہ گزارے تو گنہگار ہوگی۔

مسألة:

جو عورت سوگ کا اہتمام نہ کرے اس کی سزا کیا ہے؟

اگر عورت اپنے اوپر واجب سوگ کو کل مدت یا کچھ مدت ترک کر دے تو اگر وہ جہالت سے اس طرح کرے تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر عمداً ترک کرے تو وہ گنہگار ہوگی۔ لیکن وقت کے ختم ہونے کی وجہ سے سوگ کی قضاء نہ دے کیونکہ کسی کام کو اس کے غیر جگہ و وقت میں ادا نہیں کیا جائے گا۔ کام کو اس کے وقت اور اس کی جگہ میں ہی ادا کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ اور عدت تو ختم ہو جائے گی' لیکن عورت ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمان تصور کی جائے گی۔ اور جو ولی ہوتا ہے وہ عورت سے سوگ کروائے وگرنہ گنہگار ہوگا۔

اور جو عورت سوگ کو ترک کر دے' شریعت میں اس پر کوئی سزا مقرر نہیں ہے۔ لیکن وہ نافرمان ہوگی۔ اسے اپنی اِس بری حرکت پر توبہ استغفار اور ندامت اختیار کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جو کوتاہی کی ہے اور اس کی حدود میں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تساہل برتتا ہے اور ترک سوگ کی بناء پر جو گناہ کی مرتکب ہوئی ہے اور اللہ اور رسول کے حکم میں جو کوتاہی اختیار کی ہے وہ اس پر سخت ندامت کا اظہار کرے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ امام سلطان کو مکمل اختیار ہے کہ وہ ایسی عورت کو جو سوگ اور عدت نہ کرے مناسب سزا دے سکتا ہے۔

اور جب طلاق دینے والا مرد یا خاوند موت سے پہلے بیوی کو حکم دے کہ تم نے میرے مرنے کے بعد سوگ نہیں منانا۔ تو وہ عورت اس کی بات کو نہ مانے۔ کیونکہ یہ سوگ و عدت اللہ تعالیٰ اور شریعت کا حق ہے۔ بندے کو اس کے ختم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ پھر یہ دنیا کی چیزیں رغبت نکاح کا سامان پیدا کرنے والی ہیں اور عدت کے نہ ہونے سے نکاح میں رکاوٹ ہے تو اس کو بچنا چاہیے تاکہ حرام کام میں مبتلا ہونے کا ذریعہ نہ بنے۔[1]

مسألة:

جب عورت کو خاوند کی وفات میں شک ہو گیا ہے تو جب سے اس کو یقین ہے اس وقت سے عدت کو شروع کرے۔ کیونکہ عدت میں احتیاط کیا جاتا ہے۔ اور احتیاط یہی ہے کہ یقین کر لیا جائے۔ اور مشکوک وقت میں یقین نہیں ہوتا۔ اس لیے یقینی وقت سے ہی عدت شروع کرے۔[2]

www.KitaboSunnat.com

---

[1] الموسوعة الفقهية ج ٢ ص ١١٣۔

[2] [illegible] ص ٩٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثاني ☆ دوسری فصل

ﷺ سوگ منانے والی عورت کو جو احکام لازم ہیں اس کا ذکر کریں گے[1] ﷺ

سوگ منانے والی عورت کو جو احکام لازم ہیں

① خوشبو استعمال کرنے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے:

((ولا تمسس طيبا)). (بخاری، مسلم)

''خوشبو کو نہ لگائے''۔

نیز خوشبو شہوت پرستی کو ابھارتی ہے اور جماع کی طرف دعوت دیتی ہے۔ اور یہ چیز سوگ کے منافی ہے۔ اس لیے سوگ والی عورت کو ہر قسم کی خوشبو سے پرہیز کرنا لازمی ہے کستوری، عنبر، کافور، گلاب کا پانی، پھول، یاسمین حتیٰ کہ بخور کو بھی اپنے کپڑوں اور جسم پر نہ لگائے۔ اسی طرح زعفران کو کپڑے پر لگانا یا قہوہ اور کھانے میں استعمال کرنا ممنوع ہے۔ کیونکہ زعفران خوشبو کی ایک قسم ہے۔

بعض علماء نے خوشبو والا صابن اور شیمپو کو بھی منع کے حکم میں رکھا ہے کیونکہ حدیث عام ہے کیونکہ اِن میں خوشبو ہے۔ لیکن شیخ عبدالعزیز ابن باز اور شیخ محمد بن صالح العثیمین نے کہا ہے کہ یہ داخل نہیں ہے کیونکہ صابن میں خوشبو کی بجائے صفائی ہوتی ہے۔ لیکن اختلاف کی وجہ سے عدم استعمال زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم[1]

اور اسی طرح خوشبو والے تیل سے پرہیز کرنا چاہیے (قاعدہ یہ ہے) کہ جس چیز کے اندر خوشبو پائی جاتی ہے وہ سوگ والی عورت پر حرام ہے اِلا وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ تو پھر اسی صورت میں بعض خوشبو استعمال کر سکتی ہے جس طرح کہ اُم عطیہؓ

---

[1] أحكام الإحداد مخالد المصلح ص ١٠٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مروی ہے کہ:

''سوگ والی عورت خوشبو کو استعمال نہ کرے اِلا جب وہ طاہر ہو جائے تو قسط اور اظفار (دونوں خوشبو کے نام ہیں) تھوڑا سا لیکر استعمال کر سکتی ہے اور وہ بھی حیض کے خون کی بدبو کو دور کرنے کے لیے''۔ (متفق علیہ)

اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ سوگ والی عورت کے لیے خوشبو کا استعمال حرام ہے سوائے حیض سے پاک ہونے کے بعد۔ باقی تیل جس میں خوشبو نہ ہو مثلاً زیتون کا تیل' سرسوں کا تیل اور گھی اور مراہم (مرہم کی جمع) یہ اس کے لیے منع نہیں ہے کیونکہ یہ خوشبو والا تیل نہیں ہے اور نص حدیث اس کو شامل نہیں ہے۔ باقی جو چیز زینت کے لیے ہو تو وہ اس کے لیے ممنوع ہے کیونکہ ایام سوگ میں زینت اس پر حرام ہے۔

مسألة:

خوشبو کی تجارت (سوگ والی عورت کے لیے) جائز ہے؟

اگر کوئی عورت خوشبو کی خرید وفروخت کا کاروبار کرتی ہے تو ایام سوگ میں یہ کام کر سکتی ہے۔ لیکن بقدر امکان اس کام سے بچنا ایام سوگ میں زیادہ بہتر ہے۔ اگر یہ کام کرتے ہوئے کہیں جسم وغیرہ کو خوشبو لگ جائے تو اس کو اسی وقت دھوڈالے[1]

اجتناب الزینة یعنی زینت سے اجتناب:

سوگ والی عورت اپنے بدن پر زینت والی چیز کو استعمال نہ کرے۔ تو اِس بناء پر اُس پر خضاب اور ہر قسم کے زینت والے رنگ' سرخی اور خوشبو والا پوڈر اور ناخنوں کا طلاء اور جلدی رنگ اور سرمہ یہ سب حرام ہیں۔ کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ زرد کپڑے نہ پہنے اور نہ ہی ممشقہ (مشق ایک خوشبو ہے) اس کے ساتھ کپڑے رنگے ہوئے اور نہ ہی زیور

---

[1] أحكام الاحداد مخالد المصلح ص ١٠٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرے اور نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔[1]

کیونکہ یہ چیزیں نظروں کو کھینچتی ہیں اور شہوت کو بھڑکاتی ہیں۔ پس یہ خوشبو کی طرح ہے یا اُس سے بھی زیادہ' تو اسی بناء پر ان چیزوں کے قریب جانا اُس کے لیے منع کیا گیا ہے اور اگر آنکھوں کے علاج کی ضرورت پڑے تو سرمہ کے علاوہ اور بھی علاج ہے۔ جس طرح قطرے ڈالنا۔ یا مرہم لگانا' اور ان کے علاوہ جو چیزیں زینت میں نہیں آتی ہیں۔ تو سرمہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے' بلکہ یہ سرمہ تو منع کیا گیا ہے۔ جس طرح حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیٹی کی آنکھوں کی شکایت کی اور کہا کہ کیا ہم سرمہ لگائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''۔ تین دفعہ اس نے سوال کیا۔ ہر بار آپ علیہ السلام نے منع فرمایا۔[2]

② سوگ والی اپنے لباس میں زینت سے بچے۔ جو لباس لوگوں کے نزدیک خوبصورتی اور باعث زینت ہے وہ اس سے بچے۔ مثلاً فاخرانہ لباس اور جاذب نظر اور پرنقش ونگار ہو جو لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے۔ اور مردوں کو راغب کرے اور اس سے منگنی کی طرف دعوت دے اور جو چیزیں سوگ کے بنیادی مقصد کے منافی ہیں۔ تو قطع نظر رنگوں کے ہر لباس جس میں زینت ہو وہ منع ہیں۔ اور یہ معاشرے کے اعتبار سے ہے۔ اور ایک شہر دوسرے شہر سے مختلف ہے۔ اور ایک زمانے سے دوسرے زمانے تک (یعنی ایک چیز ایک ملک میں باعث زینت ہے دوسرے ملک میں وہی چیز باعث زینت نہیں ہے) کپڑے کے رنگوں کی قسم سب کو شمار کرنا غیر ممکن ہے' تو اس کے لیے زینت والے کپڑے پہننا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بناء پر ممنوع ہے۔

مسألة:

سوگ والی عورت کے لیے نقاب پہننا مباح ہے یہ نقاب چہرے پر برقعہ کی

---

[1] ابوداؤد' نسائی' احمد [2] بخاری ومسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح پہنا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے [1] اور ممانعت بغیر دلیل کے نہیں ہوتی۔ [2]

قابل توجہ مسألہ یہ ہے جو کہ مع الاسف بہت پھیل چکا ہے۔ کہ اس طرح کا نقاب پہنتی ہیں کہ جس سے پلکیں، ناک، رخسار، سب ننگے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ نقاب صرف آنکھ کے برابر ہونا چاہیے۔ کیونکہ ضرورت بقدر ضرورت ہی جائز ہوتی ہے۔ آنکھ کے علاوہ کسی اور چیز کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ [3]

مسألة:

سوگ والی عورت کے لیے ریشم کا لباس منع ہے۔ ہاں اگر اس کو خارش وغیرہ ہے تو پھر جائز ہے۔ حرام چیز ضرورت کی بناء پر مباح ہے۔ [4]

مسألة:

جو لباس ممنوع ضرورت کی بناء پر جائز ہے مثلاً اپنے ستر کو ڈھانپنے کے لیے زینت کے کپڑوں کے سوا اگر نہ پائے تو پھر پہن سکتی ہے۔ کیونکہ ضرورت ممنوع چیزوں کو مباح قرار دیتی ہے۔

---

[1] الارشاد- ص ۳۲۵ [2] المعتمد فی فقه الامام احمد ۲/ ۳۰۸ [3] آج کل نقاب و برقع کی جگہ پر نئی بڑی قسم کی چادریں آئی ہیں جس سے صحیح پردہ ہو سکتا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کے مطابق صرف آنکھ کو راستہ دیکھنے کے لیے عورت ظاہر کرے شیخ صالح بن خوزان نے نقاب سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مسلمان عورت پر واجب ہے کہ شرعی پردے کا خیال رکھتے ہوئے اور چہرے اور تمام بدن کو ڈھانپے۔ تاکہ ہر مسلمان عورت سے فتنہ کا سد باب ہو سکے۔ ایسا عمل جو بعض بے وقوف عورتیں پردہ کرتی ہیں وہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو شرعی پردے سے راہ فرار ہے۔ اس طرح شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین کا فتویٰ ہے کہ عورت بہت بڑا فتنہ ہے اس کو چہرے، ناک، رخسار کے اظہار سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ یہ فتنہ اور فساد کا ذریعہ اور بنی اسرائیل میں سب سے بڑا فتنہ عورتوں سے شروع ہوا۔ [4] احکام الاحداد ص ۱۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسألة:

سوگ والی عورت فرش' چٹائی اور پردوں اور گھر کے سامان میں زینت استعمال کر سکتی ہے' کیونکہ سوگ بدن اور کپڑوں میں ہے نہ کہ فرش وغیرہ میں۔

③ زیورات سے بچنا:

سوگ والی عورت سونے' چاندی' موتی' جواہرات کی تمام انواع سے پرہیز کرے خواہ وہ ہار ہو یا کنگن' یا پازیب یا انگوٹھی۔ کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ نیز زیور تو عورت کے حسن میں اضافہ کرتا ہے اور یہ جماع کی دعوت دیتا ہے۔ جس طرح کہ ایک عورت کہتی ہے۔

شعر: ''اگر کسی عورت کے اندر خوبصورتی نہ ہو تو زیور اس کے اس نقص کو پورا کرتا ہے۔ باقی گھڑی اگر تو وقت (ٹائم) دیکھنے کے لیے ہے تو پھر جائز ہے اور اگر زینت کے لیے ہے تو پھر صحیح نہیں ہے۔ ویسے زیور کے ساتھ مشابہ ہونے کی بناء پر اس کا عدم استعمال زیادہ مناسب ہے''۔[1]

مسألة:

اگر عورت نے اپنے خاوند کی وفات سے پہلے ایسی چیز استعمال کی ہوئی ہے جو سوگ کی حالت میں اس کے لیے ممنوع ہے مثلاً خوشبو یا سرمہ لگایا ہوا ہے یا خوبصورت لباس ہے یا خضاب استعمال کیا ہوا ہے' تو خاوند کی وفات کے بعد ان چیزوں کو زائل کرنا ضروری ہے کیونکہ ان چیزوں کا سوگ کی حالت میں باقی رہنا ممنوع ہے۔[2]

④ جس گھر میں خاوند فوت ہوا ہے اسی گھر میں عدت پوری کرے[3]' اور بلا ضرورت وہاں سے نہ نکلے۔ مثلاً بیماری کے وقت ہسپتال جانا یہ صحیح ہے' یا بازار سے کھانے پینے کی ضروریات لانا۔ بشرطیکہ سودا سلف لانے کے لیے کوئی نہ ہو۔ اسی طرح

---

[1] الفتوی الحنة الدائمة ص ٥٦ [2] احکام الإحداد ص ١٥١
[3] الاحداد بالاحکام الاحداد ص ٩٩/ ١١٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس کے لیے یا عورتوں کے کام میں ملازمہ ہو یا ڈاکٹر ہو تو ایام سوگ میں دن کے وقت یہ کام کرسکتی ہے۔[1]

لیکن اِن کاموں کے لیے عورت کا نکلنا عدت والی ہو یا بغیر عدت کے صحیح نہیں ہے۔ اِلاَّ کہ عورت ایسی ہو جو فقیروں یتیموں کی پرورش کرتی ہے یا تعلیم و تربیت کے لیے مرد نہیں ملتا۔ تو پھر گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ لیکن شروط کے ساتھ[2] تو دن یا رات کو ضرورت کی وجہ سے نکل سکتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عورت کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی تربیت کرے' اور خاوند کی خدمت' اور گھر کے معاملات کو درست کرے اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہ باقی مدرسوں کی بنسبت یہ پہلا مدرسہ ہے۔ جب یہ خراب ہوگا تو سب کچھ خراب ہوگا۔ اور جب وہ اپنے گھر میں ایسی خادمائیں نوکر رکھ دیں جو اس کے بچوں کی تربیت کریں تو پھر یقین کرلیں کہ آپ نے اپنے بچے ایک اجنبی عورت جو جاہل اور غیر امانت دار ہے' کے حوالے کر دیئے تو اپنے آپ کو ملامت کریں اور نافرمانی بدبختی' برائی' مشقت کا انتظار کریں اِلَّا مَا شَاءَ اللہُ کیونکہ آپ نے اُن کی بچپن میں نافرمانی کی اب بڑے ہو کر وہ آپ کی نافرمانی کریں گے۔

سوال یہ ہے کہ ہم اپنی بیٹیوں' بیویوں کو دوسروں کی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے کیوں بھیجتے ہیں یا وہ غیر کی اصلاح کریں اور اپنے آپ کو متہم کرلیں حالانکہ ہمیں زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارے گھر میں کام کرے اور بچوں کی اصلاح کریں۔ ہم

---

[1] احکام الجنائز ابن الحاج ص ۹۷۔۹۸

[2] شرطیں یہ ہیں: باپردہ ہو' اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو' یا کسی اجنبی کے ساتھ خلوت نہ ہو' اختلاط بالا جانب تو بالکل اسلام میں صحیح نہیں' خواہ وہ معتدہ ہو یا غیر معتدہ' تمام وسائل کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے کہ مردوں کو آنکھیں نیچی کرنے کا اور عورتوں کو پردہ کا حکم ہے۔ عورت کو آواز نکالنا یہ بھی صحیح نہیں ہے تو جب عورت کو آواز اور پاؤں مارنا منع ہے تو چہرہ۔ ہاتھ وغیرہ ظاہر کرنا کہاں صحیح ہے اسلام نے عورت کو ولائت سے منع فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو غلطی کا علاج غلطی سے کرتے ہیں ہم اپنے گھر کے معاملات نوکروں کے حوالے کر کے اپنی عزت کو دوسروں کے حوالہ کرتے ہیں۔

شعر کا ترجمہ: ''یتیم وہ نہیں ہوتا جس کے والدین زندگی کے غموں سے نجات پا جائیں اور اس کو ذلت کے لیے چھوڑ جائیں۔ بلکہ حقیقی یتیم وہ ہے جس کی ماں اس کو چھوڑ کر کام کرے یا باپ ہو جو اس کی طرف توجہ نہ کرتا ہو''[1]

گھر سے باہر کام کرنا عورت کے لیے اگر ضرورت ہے تو اپنی ضرورت کو پورا کرے۔ باقی اصلی مقام عورت کا وہ اپنا گھر ہے اور اس کا خاوند' باپ' بیٹا اس کی ضروریات زندگی کو پورا کرے۔ اگر یہ افراد اس کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے اور وہ باہر نکلنے پر مجبور ہے تو مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ گھر سے نکلے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز فرماتے ہیں:

''اسلام نے ان تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے جو حرام کی طرف پہنچاتے ہیں۔ اور عورت کا گھر سے دور جا کر کام کرنا اولاد کو ضائع کرنا اور خاوند کے حق میں تقصیر ہے اور ساتھ ساتھ بغیر شرعی ضرورت کے حرام بھی ہے کیونکہ یہ عورت کے طبعی و فطری کام سے بغاوت ہے اور اس اہم کام کو چھوڑنا ہے جو اس کے لیے ضروری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اولاد پر برا اثر پڑے گا اور خاندان پارہ پارہ ہو جائے گا جس خاندان کی بنیاد تعاون و تکافل پر تھی اور ایک دوسرے کا ضامن تھا' اور میاں بیوی میں سے ہر ایک اپنے اپنے حقوق کا خیال رکھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تاکہ ان کی زندگی اطمینان سے گزرے''۔

شرعی پردے کی شرطیں اور صفتیں:

① اس کا تمام جسم چہرہ ہاتھ وغیرہ ڈھانپا ہوا ہو۔

---

[1] فطر الربیات غیر المسلمات علی الطفل المسلم خالد احمد شنتوت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② لباس سے مقصود زینت نہ ہو۔

③ لباس کھلا ہو تنگ نہ ہو۔

④ موٹا ہو جس سے جسم کے اعضاء نظر نہ آئیں۔

⑤ کپڑوں کو خوشبو نہ لگائے۔

⑥ اس کا لباس مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔

⑦ کافر عورتوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔

⑧ شہرت والا لباس نہ ہو۔ جو لوگوں کی نظروں کا محور بن جائے۔

عورت کے کام کے سلسلہ میں ضروری احکام:

① اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہو۔

② شرعی لباس کا اہتمام کرے۔

③ مردوں سے اختلاط نہ ہو' یا کسی ایک مرد کے ساتھ خلوت نہ ہو۔

④ اُس کے کام کی وجہ سے خاوند اولاد پر اُن کے حقوق کے سلسلہ میں برا اثر نہ پڑے۔

⑤ جو کام وہ کر رہی ہے وہ مباح ہو۔ اور عورت کے مناسب ہو۔

⑥ اس کے ولی کی اجازت ہو۔[1]

⑦ فتنہ سے امن ہو۔

⑧ اپنے گھر سے انتقال کسی ضرورت کے پیش نظر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً گھر گرنے والا ہو یا چوروں کا ڈر ہو' یا اس کی عزت' مال کے لٹنے کا خطرہ ہو' یا جس شہر میں خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس کا محرم نہ ہو۔ یا گھر کرایہ پر ہو گھر والا مالک عدت پوری نہیں کرنے دیتا یا کرایہ نہیں دے سکتی۔ یا گھر میں سخت خوف ہو وہاں رہنے سے اطمینان نہ ہو۔ اسی طرح وہاں بدمعاش رہتے ہوں جس سے اس کو خطرہ ہو۔ یا خاوند کے بھائی وغیرہ اور پڑوسیوں سے سخت تکلیف میں ہو۔ ان کے ساتھ ٹھہرنا

---

[1] تاملات فی عمل المرأۃ عبداللہ بن وکیل الشیخ ص ۶۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل ہو۔ یا اس کے علاوہ اور عذر ہو تو پھر اپنے گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو سکتی ہے اور اِن شاء اللہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور اپنی عدت پوری کرے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

بعض عورتیں اس طرح کرتی ہیں کہ اپنے خاوند کے فوت ہونے کے بعد اپنے والدین کے گھر چلی جاتی ہیں۔ اور وہاں جا کر سوگ مناتی ہیں۔ اور یہ کہتی ہے کہ یہاں بہتر ہے کیونکہ خاوند کے گھر رہ کر اس کے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی یاد ستائے گی۔ اور پھر اِدھر مجھے کسی قسم کی فکر بھی نہ ہوگی۔ یا کسی قریبی رشتہ دار کے گھر چلی جاتی ہے اور کہتی ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے قریب ہو جاؤں تو اس قسم کے بہانے خاوند کا گھر چھوڑنے کے لیے مناسب نہیں ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو کہا تھا کہ کتاب کے اپنی اجل تک پہنچنے تک اپنے خاوند کے گھر میں ٹھہری رہو جس میں اس کی وفات کی خبر پہنچی ہے[1] اور اگر عورت کو خاوند کی موت کی اطلاع کسی کے گھر میں ہوئی تو اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے۔

مسألة:

جو عورت بلا وجہ کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائے اس پر واجب ہے وہ خاوند کے گھر لوٹے اور وہاں عدت پوری کرے۔ تاکہ واجب کا تدارک ہو سکے۔

اسی طرح اگر وہ حج کے لیے سفر کرتی ہے لیکن ابھی تک احرام نہیں باندھا اور اس کا خاوند قصر کی مسافت سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ واپس اپنے گھر آ کر عدت گزارے کیونکہ وہ اقامت کے حکم میں ہے۔

سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ بعض عورتوں کے خاوند فوت ہو گئے اور وہ حج کے لیے جا رہی تھیں۔ تو حضرت عمر نے ان کو ذوالحلیفہ سے واپس بھیج دیا تاکہ اپنے گھروں میں عدت گزاریں۔ اور خاوند کی عدت ختم ہونے پر حج وعمرہ کے لیے جا سکتی ہیں[2]

---

[1] مالک۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ احمد۔ صحیح حدیث ہے۔ [2] مالک ۲/۵۹/۸۸۔ وعنہ البیہقی ۷/۴۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسألة:

اگر عورت ضروری کام کے لیے گھر سے باہر گئی لیکن رات کو اپنے گھر میں واپس آ جاتی ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اگر بلا ضرورت گھر سے باہر نکلے اور بلا ضرورت رات دوسری جگہ گزارے یا سوگ نہ منائے تو اگر عورت کو حرمت کا علم ہے تو اللہ کی نافرمان سمجھی جائے گی تو وہ اللہ سے استغفار کرے اور توبہ کرے اور اس پر کوئی اعادہ نہیں ہے۔[1]

اگر کسی بدوی (خیمہ پذیر) عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور تمام اہل محلّہ جو اس کے ساتھ رہتے ہیں وہ منتقل ہو جائیں یا جو باقی رہ جائیں اُن سے اس کو جان و مال کا خطرہ ہے تو وہ بھی ان کے ساتھ منتقل ہو جائے اور باقی سوگ پورا کرے۔ اور اگر کوئی کشتی بان یا اس میں کام کرنے والا فوت ہو جائے اور اس کی بیوی اس کے ساتھ خاص کمرہ میں رہائش پذیر ہو تو وہ بھی وہاں سوگ گزارے۔

مسألة:

کوئی سوگ والی عورت اپنے گھر سے باہر کسی مریض کی بیمار پرسی یا کسی قریبی رشتہ دار کی زیارت کے لیے نہیں جا سکتی۔

مسألة:

اگر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کو اعتکاف چھوڑ کر عدت پوری کرنے کے لیے گھر جانا پڑے گا۔ جس طرح کہ معتکف آدمی جمعہ وغیرہ کے لیے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے۔

⑤ سوگ والی عورت صراحۃً منگنی نہیں کر سکتی ہاں اشارۃً بات کر سکتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] المعتمد فی فقہ الامام احمد ۲/۳۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ''نکاح کے سلسلہ میں اشارۃً بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تو اشارۃً مباح ہے اور صراحۃً نہیں''۔

⑥ سوگ والی کا نکاح کرنا بالاتفاق ناجائز ہے جس طرح قرآن میں ہے۔ عقد نکاح کا عزم نہ کریہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے۔

⑦ سوگ والی عورت کے لیے کسی قسم کا خرچہ نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ نفقہ اس کے لیے جس میں مرد کو رجوع کا حق ہو اور جو فوت ہو گیا اس کو رجوع کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اس لیے اس پر اس عورت کے لیے کوئی خرچہ نہیں ہے۔

⑧ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وراثت کی شرطیں پوری ہونے پر وہ اس کی وارث ضرور بنے گی۔ وہ سوگ منائے یا نہ منائے۔

⑨ اور اگر عدت کے اندر بچہ پیدا ہو جائے تو اس کا نسب خاوند کے ساتھ ملحق ہوگا۔ اور اسی طرح اگر عدت کے بعد بچہ پیدا ہوا اور وفات سے پہلے عورت کا رحم (بچہ دانی) اس بچے کے ساتھ مشغول تھا۔ تو پھر بچے کا نسب خاوند کے ساتھ چلے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث ☆ تیسری فصل

شریعت کی خلاف ورزی اور غلط عقائد کا بیان

سوگ کے سلسلہ میں غلط مسائل:

اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام نے سوگ کے متعلق احکام مقرر کیے ہیں اور ان کی خوب وضاحت کی ہے۔ یہاں تک کہ اس سلسلہ میں کسی کے لیے کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی کہ وہ اپنی مرضی سے حلال وحرام کہتا پھرے اور لوگوں کی اکثریت ان علوم سے عموماً اور سوگ سے متعلق خصوصی احکام سے ناآشنا چلی آ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ کئی غلطیوں اور گندے اعتقادات میں مبتلا ہو گئے ہیں اور ہم ان مشہور غلطیوں کا ذکر کرتے ہیں جو عوام الناس میں شہرت پا چکی ہیں۔ اور جن کا ذکر شرم وحیا کے منافی ہوگا اُن سے روگردانی کریں گے۔ تمام غلطیوں کا ذکر تو میں نہیں کر سکتا اور کسی غلطی کے عدم ذکر سے اس کا صحیح ہونا نہ سمجھا جائے۔ شر کی پہچان اس سے بچنے کے لیے کی جائے تو صحیح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص شر سے بچے گا وہ محفوظ ہوگا"[1] (سلسلہ الصحیح ۱/۳٤۲)

اس طرح شاعر کہتا ہے:

"میں نے شر کو شر سے بچنے کے لیے پہچانا ہے اور جو کوئی شر کو نہیں پہچانتا وہ اس میں گرفتار ہو جاتا ہے"۔

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للعلامة الالبانی ۱/۳٤۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوگ والی عورت کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کا سوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تعمیل میں ہے۔ اس کی وجہ سے اس کو ثواب حاصل ہوگا اور اس کو ایک رسم نہ سمجھے۔ جو لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے کرتی ہے۔ اگرچہ شریعت کی خلاف ورزی کرے تو پھر اس کو ثواب نہ ہوگا۔ بلکہ وہ شریعت کے مطابق عمل کرے۔ اور لوگوں کی عادتوں کو نہ دیکھے خصوصاً شریعت کے احکام میں اور جو شریعت کے خلاف ہو اس کو چھوڑ دے۔ اگرچہ لوگوں میں مروج ہو' وہ حق کی اتباع کرے[1] کیونکہ حق کی اتباع اولیٰ ہے۔ ہم چند شرعی خلاف ورزیوں کا ذکر کرتے ہیں۔

1- بعض لوگ فوتگی کی عدت کے سلسلہ میں تساہل و سستی کا مظاہر کرتے ہیں۔ اپنی مرضی سے عدت میں تقدیم و تاخیر کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں صحیح نہیں ہیں۔

2- بعض عورتیں ایام عدت میں سیاہ یا سبز کپڑے پہن لیتی ہیں اس بناء پر کہ اس میں غم کا اظہار زیادہ پایا جاتا ہے' اور یہ جہالت ہے اور شاید یہ یہود و نصاریٰ کی عادتیں ہیں۔ لہٰذا سوگ میں کسی خاص لباس کو اہمیت دینا بدعت ہے بلکہ بعض عورتیں تو اتنا مبالغہ کرتی ہیں کہ صرف سیاہ لباس پہنتی ہیں اور سیاہ جگہ پر ہی بیٹھتی ہیں۔ اور نماز بھی سیاہ چیز پر ہی پڑھتی ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

3- بعض غیر حاملہ عورتیں چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کریں تو یہ بھی بدعت ہے۔ اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس زیادتی میں مجھے تکلیف نہیں۔ یا یہ کہے کہ میرا خاوند تو شرعی عدت سے زیادہ کا حق دار ہے۔ یہ سب باتیں خلاف شریعت ہیں۔ کیونکہ یہ عدت اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اس سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ اس طرح خاوند کے علاوہ کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا منع ہے۔

4- اس بات پر بھی تنبیہ کرنی چاہیے کہ بعض عورتیں کسی کے مرنے پر پورا پورا سال

---

[1] مباحث و تنبیهات من احکام الجنائز صالح العلبوی ص ۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کرتی ہیں۔ نہ مہندی لگاتی ہیں اور نہ اچھا لباس پہنتی ہیں تو یہ حرام ہے[1] اور زمانہ جاہلیت کی طرح سیاہ لباس کا پہننا بھی حرام ہے اور گھر میں کوئی جگہ خاص کر لینا وہاں ہی بیٹھ جانا اور غم کی تصویر بن جانا یہ سب امور حرام ہیں۔[2]

5- بعض جوان لڑکیوں کے جب خاوند فوت ہو جاتے ہیں تو نکاح کی ضرورت مند ہونے کے باوجود نکاح نہیں کرتیں اور باقی زندگی حالت بیوگی میں ہی گزارتی ہیں اور نہ اس کے یتیم بچے ہیں کہ جن کی وہ تربیت کرے اور نہ اس کے پاس مال ہے جس پر وہ گذارا کر سکتی ہے۔ اور خاوند کے خرچے سے مستغنیٰ ہو جائے تو اس طرح نکاح کے بغیر رہنا صرف تکبر اور جہالت ہے اور اگر وہ شادی کر کے عفت و پاک دامنی اختیار کرے اور حصول رزق اور اولاد کی کوشش کرے تو اس کے لیے بہتر ہے۔ اسی طرح بیوہ ہونے کے بعد اگر خاوند کے کسی عزیز سے شادی کر کے اس سابقہ خاوند کے بچوں کو یتیمی کی مشقت سے محفوظ کر لے تو یہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ کسی دور کے رشتہ دار سے شادی کر کے بچوں کو اس اجنبی خاوند کے ظلم سے (جو بچوں کے نئے باپ کی جگہ پر آ کر کرے گا) سے محفوظ رکھے۔

6- بعض بادشاہ اور روساء اپنی عورتوں کو اپنے مرنے کے بعد نکاح سے روک دیتے ہیں اور یہ روکنا ان کا حق نہیں ہے یہ تو صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ جس طرح فرمایا:

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾ (الاحزاب:٦)

''نبی زیادہ مناسب ہے مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے اور اس (پیغمبر) کی بیویاں اُن (مومنوں) کی مائیں ہیں''۔

7- بعض لوگ اتنی زبردستی کرتے ہیں کہ خاوند کے مرنے کے بعد اس کی بیوی کی

---

[1] المدخل لابن الحاج ۲۷۷/۳۲ ۔ [2] حرس الانذار لمحمد عبداللہ الحکمی ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی خاوند کے بھائی یا کسی قریبی سے (اس کی بیوی کی رضا مندی کے بغیر) کرواتے ہیں جو سراسر ظلم ہے کیونکہ وہ آزاد ہے۔ اور اس کو اختیار ہے۔ جہاں چاہے شادی کرے وہ کوئی وراثت والا مال نہیں ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ﴾[1]

''اے ایمان والو! یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بنو''۔

8- بعض لوگ اپنے انتہائی عزیز کے مرنے پر افسوس کرتے ہوئے چند دنوں کے لئے داڑھیاں رکھ لیتے ہیں پھر کچھ دن کے بعد دوبارہ ان کو منڈانا شروع کر دیتے ہیں۔

9- اس طرح یہ بھی غلطی ہے کہ بعض عورتیں اپنے محارم رشتوں سے مصافحہ نہیں کرتیں۔ مثلاً اپنے بھائی اور اپنے چچا اور اپنی بیٹی کے خاوند سے اور بعض عورتیں تو سوگ والی عورت کو تمام عورتوں سے مصافحہ کرنے سے روکتی ہیں۔ حتی کہ قریبی رشتہ دار اور پڑوسی عورتوں سے بھی۔ ان کے پاس دلیل یہ ہے کہ اکثر عورتوں کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی یا سونے کا استعمال ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا چھونا درست نہیں ہے۔

10- یہ بھی بہت بڑی غلطی ہے کہ کہ سوگ والی عورت کسی آدمی سے بات نہیں کرتی اگرچہ اس کا قریبی کیوں نہ ہو۔ مثلاً چاچے کا بیٹا اور خاوند کا بھائی وغیرہ اگرچہ کوئی تعزیت کے کلمات کہے یا ٹیلی فون پر بات کرے تب بھی بات نہیں کرتی۔ بہانہ یہ کرتی ہے کہ سوگ والی عورت کو محارم کے علاوہ کسی کی آواز سننا درست نہیں۔

---

[1] سورة النساء رقم الآية ١٩ اصلاح المجتمع لمحمد سالم البيحاني ص ٣١٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11- اسی طرح بعض عورتیں خاص قسم کے کپڑے کے ساتھ سوگ مناتی ہیں جو اسی مقصد کے لیے بنایا جاتا ہے۔ کالا رنگ یا نیلا یا سبز تو عام کپڑے کو زیر استعمال نہیں لاتیں۔ اسی طرح عورت کا سلا ہوا ہو وہ پہنتی ہیں مرد نے سلائی نہ کی ہو۔ اسی طرح کپڑے کو دھوتی نہیں اور نہ تبدیل کرتی ہیں بلکہ بعض تو اتنا مبالغہ کرتی ہیں کہ وہ کپڑے بھی نہ پہنے جس میں اس کے خاوند نے اس کو دیکھا ہو اور فوت شدہ آدمی کے کپڑے کو دھونے کے بعد استعمال کرسکتی ہے۔ اگرچہ وہ صاف ہی کیوں نہ ہو۔ اور بعض عورتیں سیاہ جرابیں پہنتی ہیں اور بعض سوگ والے کپڑے تیسرے دن استعمال کرتی ہیں۔[1]

12- اور بعض ایسی عورتیں ہفتہ میں صرف ایک دفعہ غسل کرتی ہیں۔ اور بعض اس طرح کہتی ہیں کہ صرف جمعہ یا سوموار کو غسل کرنا۔ اور شیمپو، صابن وغیرہ استعمال نہ کرنا۔ اگرچہ اس میں خوشبو نہ بھی ہو۔ اور نہ بالوں کو کنگھی کرنا اور بیری کے پتوں سے سر کو نہ دھونا اور نہ تیل استعمال کرنا۔ اگرچہ اس کی خوشبو نہ ہو۔ اور یہ یقین رکھنا کہ بخور (مستکہ) کی خوشبو ہی ضروری ہے۔ اور یہ بخور صرف جمعہ، سوموار کو استعمال کرتی ہیں۔ اور بعض عورتیں صرف جمعرات اور جمعہ کو عورتوں سے ملتی ہیں۔

اسی طرح یہ بھی غلطی ہے کہ وہ اپنے گھر سے ضروری کام کے لیے بھی نہیں نکلتی مثلاً ہسپتال جانے کی اشد ضرورت ہو تو بھی نہیں جاتی۔ اور بعض کہتی ہیں کہ ایسی مخصوص عورت کو وقت محدود پر نکلنا چاہیے۔ مثلاً سورج نکلتے وقت یا غروب کے وقت۔ اور بعض کہتے ہیں ضرورت کی بناء پر رات کو نکل سکتی ہے، دن کو نہیں۔ اور بعض اتنا مبالغہ کرتی ہیں کہ ایک خاص قسم کا پردہ استعمال کرتی ہیں جس سے راستہ بھی صاف نظر نہیں

---

[1] احکام الجنائز و بدعها للالبانی ص ۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا۔ اور یہ ایام سوگ ختم ہوتے ہی یہ پردے ختم کر دیے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی غلطی ہے کہ بعض ایسی عورتیں صرف مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کرتی ہیں اس کی ابتداء وانتہاء مردوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اکبر سے السلام علیکم. جماعت سے پہلے یا بعد میں نماز نہیں پڑھتی۔ اگر جماعت کے ساتھ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور بعض عورتیں اپنے مرے ہوئے خاوند کی طرف سے بھی نماز پڑھتی ہیں۔ چنانچہ ہر فرض کو وہ دوبارہ پڑھتی ہیں۔ ایک دفعہ اپنے لیے اور ایک دفعہ خاوند کے لیے۔

بعض عورتیں دودھ والی کوئی چیز نہیں کھاتیں اور نہ نمک کو ہاتھ لگاتی ہیں اور نہ شیشہ دیکھتی ہیں۔ اور اگر اپنے گھر سے کسی ضروری کام کے لیے ایک ہفتہ بعد نہ نکلیں تو پھر بالکل نہیں نکلتیں اور نہ اپنے گھر میں ننگے پاؤں چلتی ہیں۔ اور اگر کسی کا حمل ساقط ہو گیا ہو تو اس کی تعزیت کے لیے نہیں نکلتیں اور نہ اپنے گھر کی صفائی کرتی ہیں اور بعض یہ عقیدہ رکھتی ہیں کہ حاملہ کی مدت سوگ اس وقت ختم ہو گئی جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اگر بچی پیدا ہو تو عدت ختم نہ ہو گی۔

اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت خاوند کے علاوہ کسی اور قریبی کے فوت ہونے پر تین دن سے زیادہ سوگ کر سکتی ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں کسی قریبی شخص کے فوت ہونے پر تین دن سے زیادہ سیاہ کپڑے پہنتی ہیں۔ اسی طرح بعض عورتیں عید کے دنوں میں سوگ اور تعزیت نہیں کرتیں (یعنی عید میں ممنوع چیزیں مباح کر لیتی ہیں)۔ اسی طرح یہ بھی غلطی ہے کہ سوگ والے دن تیس دن ہوتے ہیں۔ کم نہیں ہوتے انتیس کا مہینہ بھی ان کے ہاں تیس کا ہوتا ہے۔ اور یہ بات صحیح نہیں ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ عدت چار ماہ دس دن ہیں۔ خاوند کی وفات سے شروع ہو گی۔ یہ مہینہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا۔

وہ غلطیاں جو عدت کے ختم ہونے پر کی جاتی ہیں:

① عدت کے ختم ہونے پر یا بعد میں ختم دیا جاتا ہے اور آخری دن میں انگوٹھی استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہے یعنی پہن لیتی ہیں۔

② عدت کے ختم ہونے پر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرتی ہیں۔ خصوصاً نماز مغرب کے بعد۔ اور اس کے مسجد کی طرف جاتے ہوئے لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ باہر نہ نکلیں۔ تاکہ اس کو کوئی نہ دیکھے۔ اور اگر کسی نے اس کو دیکھ لیا تو اس کی عمر کم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے عقائد سے محفوظ فرمائے۔

سوگ کے ختم ہونے کے بعد اور مسجد میں دو رکعت ادا کرنے کے بعد گھر میں مزید تین دن سوگ سے گذارتی ہے یا انگوٹھی پہن کر پھر اتارتی ہے جو کہ سوگ کے ختم ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

سوگ کے بعد تمام محلے والوں کو اکٹھا کر کے ان پر پھل، ترکاری وغیرہ تقسیم کر کے ولیمہ کرنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں سوگ سے اُس وقت نکلتی ہیں جس وقت اس کا خاوند فوت ہوا تھا اور ہاتھ میں کوئی چیز لے کر جو سب سے پہلے اس کو ملتا ہے اس کو دیتی ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔

اس سلسلہ میں بعض علماء کے اقوال:

شیخ عبدالعزیزؒ بن باز فرماتے ہیں کہ سوگ کے بعد لوگوں کو اکٹھا کرنا اور کھانے کا اہتمام کرنا یہ بدعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ، سلف صالحین سے یہ ثابت نہیں ہے کہ کسی کے مرنے پر لوگوں کو اکٹھا کرنا اور کھانا تقسیم کرنا۔ نہ اس کی وفات کے وقت اور نہ ہفتے کے بعد (ساتواں دن) اور نہ چالیسویں دن کے بعد یا برسی منانا۔ یہ سب قبیح عادتیں ہیں۔ ان بدعات سے دور رہنا چاہیے اور سابقہ گناہوں کی توبہ کرنی چاہیے[1]

اور بعض جاہل عورتیں جو اس طرح کرتی ہیں کہ خاوند کے مرنے کے بعد زمین پر رات گزارتی ہیں اور عدت کے ختم ہونے کے بعد مغرب کے بعد ستارے کو

---

[1] مجلۃ البحوث العدد ۱۴ ص ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر نکلتی ہیں یہ بھی غلط ہے۔ شریعت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے[1]

شیخ محمد بن ابراہیم نے کہا ہے کہ میت کے مرنے کے تیسرے یا ساتویں یا چالیسویں دن یا سال کے بعد اس کی یاد تازہ کرنا یا اس کی زیارت کے لیے دن مخصوص کرنا۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

اسی طرح بعض اسلامی شہروں میں سوگ والی عورتیں ایسے ایسے کام کرتی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ مثلاً سورج کے نکلنے کے وقت یا غروب آفتاب کے وقت اپنے کمرے سے نہ نکلنا۔ اور اِن دونوں وقتوں میں قبلہ کے عکس کی طرف متوجہ ہونا۔ چارپائی پر نہ سونا۔ عمدہ کھانے اور ناخن کاٹنے سے اور بالوں کی کنگھی کرنے سے اور غسل کرنے سے سب چیزوں سے پرہیز کرنا۔ اور یہ تمام کام خلاف سنت ہیں اور زمانہ جاہلیت کی رسومات ہیں۔ جن سے بچنا چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے۔[2]

اسی طرح شیخ محمود سکتوت نے کہا ہے کہ مضحکہ خیز خبر یہ ہے کہ بعض عورتیں غم کو ظاہر کرنے کے لیے بعض مخصوص قسم کے کھانوں سے پرہیز کرتی ہیں یا مخصوص کھانے استعمال کرتی ہیں۔ اسی طرح سیاہ لباس پہنتی ہیں۔ اگرچہ گردن پر کالی پٹی ہی باندھ لیں۔ اور کبھی اس طرح کرتے کرتے سال گزر جاتا ہے۔[3]

شیخ عبدالعزیز بن باز نے کہا ہے کہ بعض عورتوں کے ہاں جو عادتیں ہیں کہ ایام سوگ میں کسی سے بات نہ کرنا یا ٹیلی فون پر کسی سے بات نہ کرنا۔ ہفتے میں صرف ایک دفعہ غسل کرنا۔ گھر میں ننگے پاؤں نہ چلنا۔[4]

---

1. بحله البحوث العدد ص ۱۰۔
2. ارشاد السارى الى عبادة البارى ص ۹۱۔
3. المآتم فى بيوت الافراح والماتم الحاج محمد احمد ص ۹۸
4. الفتاوى المهمات للشيخ محمود سلتوت ص ۱۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسی طرح چاند کی روشنی میں باہر نہ نکلنا اور اِس طرح کی دیگر خرافات' ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے گھر میں ننگے پاؤں اور جوتی پہن کر دونوں طرح چلے اور گھر میں اپنی ضرورتوں کو پورا کرے اور اپنے لیے اور مہمانوں کے لیے کھانا بکائے اور چاند کی روشنی میں گھر کی چھت اور باغیچہ میں جاسکتی ہے اور جب چاہے غسل کرسکتی ہے اور جس سے چاہے کلام کرے۔ لیکن مشکوک بات نہ کرے۔ عورتوں اور محارم سے مصافحہ کرسکتی ہے' غیر محرم سے مصافحہ نہ کرے۔ اور اگر محرم ہو تو وہ اپنے سر کو ننگا کرسکتی ہے اور مہندی اور زعفران کو استعمال نہ کرے اور نہ ہی کپڑوں اور قہوہ میں خوشبو استعمال کرے کیونکہ زعفران خوشبو کی ایک قسم ہے۔ اور منگنی کرسکتی ہے لیکن اشارہ کے ساتھ اور نکاح کی صراحۃً بات کرنا یہ صحیح نہیں ہے[1] اور عدت کے بعد کسی مناسب اجتماع میں شرکت کرسکتی ہے۔ ایام عدت میں بھی جاسکتی ہے۔

شیخ ابن جسام نے کہا: ہمارے شیخ عبداللہ بن محمد بن حمید نے کہا ہے کہ

''عورت کی گفتگو اپنے کسی قریبی کے ساتھ ہوسکتی ہے یا نہیں تو علماء کی کلام سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ عورت خواہ ایسی ہو جس کا خاوند فوت ہو چکا ہے یا زندہ ہو سب عورتیں گفتگو کے معاملہ میں برابر ہیں۔ جس سے ایام عدت سے پہلے بات کرسکتی ہیں ایام عدت میں بھی اس سے بات کرسکتی ہیں۔ اور جو پہلے منع ہے بعد میں بھی منع ہے''۔[2]

شیخ ابن عثیمین نے کہا ہے کہ

''بعض لوگوں کا کہنا کہ وہ کسی سے بات نہ کرے اور نہ اس کو کوئی دیکھے اور نہ گھر کے لان میں نکلے۔ اور نہ چاند کے بالمقابل کھڑی ہو۔ اور جمعہ کے

---

[1] فتاوی المرأة للشیخ ابن باز ص ٦٨-٦٩

[2] نیل المسأرب فی تھذیب عمدة الطالب لابن بسام ٤٠٨.٤/٤٧٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ غسل نہ کرے اور اذان ہوتے ہی نماز پڑھے نماز لیٹ نہ کرے۔ تو اِن تمام چیزوں کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔ مردوں سے گفتگو کے سلسلہ میں سوگ اور غیر سوگ والی عورت سب برابر ہے۔ اس طرح مردوں کی طرف دیکھنا اور مردوں کا ان کی طرف دیکھنا یہ سوگ والی ہو یا غیر سوگ والی' سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر فتنہ نہیں ہے تو غیر محرم سے بات کر سکتی ہے۔ اسی طرح ٹیلی فون یا دروازے پر کسی کی بات کا جواب دینا یہ بھی جائز ہے[1] اسی طرح اس عدت والی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ عدت کے ختم ہونے پر سب سے پہلے ملنے والے کو کوئی چیز صدقہ دے۔ یہ بدعت ہے"۔

الشیخ صاحب مزید فرماتے ہیں:

"بعض لوگوں کا جو نظریہ ہے کہ ایسی عورت چاند کو نہ دیکھے کیونکہ ان کے ہاں چاند ایک انسان کا چہرہ ہے اور جب وہ چاند کا مشاہدہ کرتی ہے تو گویا انسان نے اس پر کشادگی کی ہے۔ تو اس طرح کے خیالات غلط ہیں بلکہ عورت کو اختیار ہے کہ گھر کے اوپر چڑھے یا نیچے جس طرح اس کی مرضی ہے"۔[2]

اسی طرح ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے سوگ کی بدعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"ایسی عورت کو ہر چیز کے کھانے کا اختیار ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جائز رکھی ہے۔ پھل' گوشت نر یا مادہ کا ہو اس طرح جو مشروبات اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مباح رکھے ہیں۔ ان کو استعمال کر سکتی ہے۔ اسی طرح جو کام اس کے لیے کرنے جائز ہیں وہ بھی کر سکتی ہے۔ کپڑے سلائی' کڑھائی

---

[1] فتاوىٰ اسلامية جمع و ترتيب محمد بن عبدالعزيز المسند ص ٣١٤ الجزء الثالث ص ٣٩۔ [2] فتاوىٰ المرأة المسلمة ج ٢ /٨٠٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا' اور سوت کاتنا وغیرہ جو عام عورتیں کام کرتی ہیں۔ اور اس کے لیے ایام عدت میں وہ امور مباح ہیں جو قبل از عدت مباح تھے۔ مردوں سے کلام کرنا بوقت ضرورت۔ جبکہ وہ باپردہ ہو اور یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ تھی جو کہ صحابہ کی عورتیں کیا کرتی تھیں' جب ان کے خاوند فوت ہو جاتے''۔[1]

اور امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ناخن کاٹنا' بغلوں کے بال اکھاڑنا' اور بالوں کا مونڈھنا' جو کہ مستحب ہیں بیری کے پتوں سے غسل کرنا اور کنگھی کرنا یہ سب کام جائز ہیں''۔[2]

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان فرماتے ہیں۔

''جو عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ عورت (ایام عدت میں اپنے چہرے کو ڈھانپ کر رکھے یا گھر کی چھت پر نہ چڑھے اور مردوں سے بات نہ کرے اور اپنے محرموں سے چہرہ ڈھانپے وغیرہ یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں''۔ واللہ اعلم.[3]

عدت والی عورت کو الگ کرنا تاکہ اس کو کوئی نہ دیکھے اور اگر کوئی اس کی زیارت کرے تو اس کی عدت سوگ میں ایک دن کا اور اضافہ ہو جائے گا اور ساتھ کفارہ یا قضاء لازم ہوگی۔

اسی طرح لوگوں کا کہنا کہ ''ایسی عورت کو گھر میں سلائی سے اجتناب کرنا۔ اور سرخ گوشت کو نہ کاٹنا اور خاوند کے فوت ہونے کے بعد اس کو نہ دیکھنا۔ اور اس کی تصویر مرنے کے بعد نہ دیکھنا۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ لیکن اس کی دو شکلیں ہیں۔ ایک

---

[1] مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ج ۳۴ ص ۲۷۔۲۸

[2] زاد المعاد ۵.۵۰۷۔ [3] تنبیہات ص ۱۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کی تصویر کسی سرٹیفکیٹ یا شناختی کارڈ وغیرہ پر ہو تو اس کو دیکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے اور اگر اس کی تصویر یادگار کے لیے رکھی ہوئی ہے تو اس طرح کی تصویر ویسے حرام ہے زندہ ہو یا مردہ۔ اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ اگر فوت شدہ آدمی کی دو بیوائیں ہوں تو عدت اُن لوگوں کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔ یہ غلط ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ اگر فوت شدہ آدمی کی دو بیوائیں ہیں ایک حاملہ اور اس کے ہاں نر (لڑکا) پیدا ہوا ہے تو اس سے اس کی عدت کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری کی عدت بھی ختم ہو جائے گی۔[1]

تو یہ سب باتیں بیہودہ اور عوام الناس کے ہاں اگرچہ مشہور ہیں مگر غلط ہیں اور کئی چیزوں کے ذکر سے ہم نے اعراض کیا ہے اور وہ بنسبت مذکورہ چیزوں کی زیادہ ہیں۔ کہ ان کے ذکر سے حیا مانع ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس طرح کی من گھڑت اور بے بنیاد چیزوں پر عورتیں بڑی جلدی عمل درآمد کرتی ہیں۔ اور اطاعت ویقین کا اظہار کرتی ہیں۔ اور ڈرتی ہیں کہ اگر ہم نے اِن میں سے کسی چیز کی مخالفت کی تو ہماری عاقبت خراب ہوگی۔ اور کبھی وہ کسی طالب علم کی بات سن کر اس کے اچھا ہونے کا اظہار کرتی ہیں۔ لیکن کہتی ہیں کہ مجھے عورتوں کی طرف سے ملامت کا ڈر ہے اور وہ اپنی مجلسوں میں میرا ہی ذکر کریں گے۔ جس طرح کہ ہم نے شروع موضوع میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ سوگ والی عورت جو کپڑا چاہے پہن سکتی ہے۔ اور اس کو دھو سکتی ہے۔ اور جب چاہے تبدیل کر سکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ لباس زینت والا نہ ہو۔ اسی طرح وہ بیری کے پتوں اور صابن (جو بھی ہو بشرطیکہ خوشبو والا نہ ہو کہ جس کی خوشبو استعمال کے بعد باقی رہے) کے ساتھ غسل کر کے صفائی حاصل کر سکتی ہے۔ اسی طرح وہ گھڑی پہن سکتی ہے جب اس کی نیت وقت کی پہچان ہو نہ کہ خوبصورتی کے لیے۔

---

[1] احکام الاحداد ص ۱۴۷/ ۱۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے بوقت ضرورت ٹیلی فون پر جواب دینا' دروازہ کھولنا' اجنبی سے بات کرنا' یہ سب کام مباح ہیں۔شرع کی حد میں رہتے ہوئے جس طرح کہ وہ ضروری کام کے لیے گھر سے نکل سکتی ہے۔ مثلاً علاج وغیرہ کے لیے یا کوئی چیز خریدنے کے لیے۔ اگر کوئی نہ ہو اور یہ کام دن کو کرے۔ رات کو نہ کرے کیونکہ رات کو فساد کا خطرہ ہے۔ اس طرح بغل کے بال اکھاڑنا اور جن بالوں کو منڈانا ہے ان کو مونڈے اور ناخن اتارے۔ اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے سرمہ استعمال کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ زینت کے لیے نہ ہو اور دیگر کوئی مرہم یا قطرہ دوائی نہ پائے۔ اسی طرح جماعت سے پہلے نماز بھی پڑھ سکتی ہے یا مردوں کی جماعت کے بعد نماز کے وقت میں پڑھ سکتی ہے اور حرام چیزوں کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اور باقی چیزیں اپنی جگہ پر حلال ہیں اور اگر کوئی حرام کہتا ہے تو اس کو دلیل پیش کرنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

الفصل الرابع ☆ چوتھی فصل

اِحداد (سوگ) کا بیان

شریعت اسلامیہ میں بادشاہوں اور بڑے لوگوں پر سوگ کا کیا حکم ہے؟

ہمارے اِس دور میں اسلامی حکومتوں میں یہ عادت جاری ہو چکی ہے کہ جب بادشاہ یا بڑا آدمی فوت ہوتا ہے تو اس پر تین دن یا کم وبیش سوگ کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اعلان تعطیل ہوتا ہے اور جھنڈے سرنگوں کیے جاتے ہیں تو اس طرح کا عمل شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ اور اعدائے اسلامیہ کے ساتھ مشابہت ہے اور بہت سی صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اس طرح کا سوگ جائز نہیں ہے۔ ما سوائے بیوی کے کہ وہ اپنے خاوند کے فوت ہونے کی شکل میں اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ اسی طرح عورت اپنے قریبی عزیز پر تین دن یا کم سوگ کر سکتی ہے۔ اور اس کے علاوہ شرعاً ممنوع ہے اور کسی بادشاہ وغیرہ پر سوگ منانا شریعت اسلامیہ میں جائز نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ کا بیٹا ابراہیم اور آپ کی تین بیٹیاں فوت ہوئیں اور دیگر بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم فوت ہوئے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی پر اس طرح سوگ نہیں منایا۔ اسی طرح آپ کے زمانہ میں جنگ موتہ کے امیر زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے کسی کا سوگ نہیں منایا گیا۔ پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے آپ تمام مخلوق سے افضل اور افضل الانبیاء۔ اولاد آدم کے سردار تھے اور آپ کی وفات سب سے بڑی مصیبت تھی تو کسی صحابی نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مروجہ سوگ نہیں منایا۔ پھر ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تمام صحابہؓ سے افضل تھے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کا مقام ہے تو کسی صحابہ نے آپ پر رواج یافتہ سوگ نہیں منایا۔ پھر ان کے بعد عمرؓ، عثمانؓ، علی رضی اللہ عنہم کو شہید کیا گیا اور ابوبکرؓ کے بعد ان کا مقام تھا تو کسی صحابیؓ نے ان پر سوگ نہیں منایا۔ اسی طرح دیگر صحابہ فوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ کسی تابعین نے ان پر سوگ نہیں منایا۔ اسی طرح علماء تابعین سے بڑے بڑے امام فوت ہوئے مثلاً سعید بن المسیب' علی بن حسین زین العابدین' اور ان کا بیٹا محمد بن علی' عمر بن عبدالعزیز' زہری' امام حنیفہ' ان کے دونوں شاگرد' امام مالک بن انس' اوزاعی' ثوری' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ' وغیرہم جو کہ علم و ہدایت کے بڑے بڑے امام تھے تو کسی مسلمان نے ان کی وفات پر سوگ نہیں کیا۔ اگر اس سوگ میں خیر ہوتی تو سلف صالحین اس کے زیادہ حق دار تھے۔ اور ہر قسم کی خیر ان کی اتباع میں ہے اور ہر شر ان کی مخالفت میں ہے۔ سنت رسولؐ سے رہنمائی لیتے ہوئے جو سلف صالحین نے خاوند کے علاوہ سوگ کو غیر صحیح کہا اور یہی بات حق اور درست ہے' اور جو عمل لوگ آج کل کر رہے ہیں کہ بادشاہوں اور سرداروں پر سوگ مناتے ہیں یہ کام شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ بہت سے نقصانات کا سبب بنتے ہیں۔ اور بہت سی مصلحتوں کا بے کار ہونا اور اعدائے اسلام کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔ اور اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے رئیس اور بڑے آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اس قسم کا سوگ چھوڑ دے۔ اور صحابہؓ کے راستہ پر چلیں اور اہل علم پر یہ واجب ہے کہ مسلمانوں کو اِن امور سے باخبر رکھیں اور ان کو بتائیں کہ یہ کام منع ہیں تاکہ وجوب نصیحت ادا ہو جائے۔ اور نیکی و تقویٰ پر تعاون ہو جائے۔ اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت کو واجب قرار دیا ہے اللہ کے لیے اُس کی کتاب کے لیے اور اس کے رسولؐ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے امام کے لیے اور ان کے عوام کے لیے۔ تو اسی بناء پر میں نے یہ چند کلمات تحریر کیے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے قائدین اور عوام کو اس کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا مندی ہو اور اس کی شریعت کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اور اس کی مخالفت سے بچ جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں اور اعمال کو درست کرے۔ انه سمیع الدعاء[1]

الرئیس الامام الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

---

[1] ص ۳۱۰/۳۱۱ ۔ مجلة البحوث العدد الرابع من المجلد الاول عام ۱۳۹۸ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی آدمی کی شہادت یا بادشاہ کی موت پر خاموشی اختیار کرنا

سوال: یہ ہے کہ ریڈیو کے واسطے سے یہ خبر پہنچی ہے کہ مجلس اقوام متحدہ کو جب یہ خبر پہنچتی ہے کہ فلاں ملک کا بادشاہ (جو کہ اقوام متحدہ کا رکن تھا) فوت ہو گیا ہے تو مقتول یا متوفی پر اظہار غم کی بناء پر ایک گھنٹہ مکمل خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض اسلامی حکومتیں اس غم میں تین دن کے لیے اپنے بازاروں کو بند کر لیتے ہیں اور اپنے جھنڈوں کو سرنگوں کرتے ہیں اور جس حکومت کو صدمہ پہنچتا ہے وہ چالیس دن افسوس کرتے ہیں تو اس قسم کی عادت کو ختم کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے میت پر اونچی آواز سے رونے سے منع فرمایا ہے اور ان کی یہ عادت اس سے بری ہے اور یہ غم کی بناء پر نہیں بلکہ تعظیم کے لیے کرتے ہیں اور اگر غم کی بناء پر بھی ہو تب بھی صحیح نہیں ہے۔ اور تمہیں اس کا زیادہ علم ہے کیونکہ اور یہودیوں کا طریقہ ہے۔ (یہ تفصیلی سوال ہے)۔

جواب: بعض لوگ کسی آدمی کے شہید ہونے پر یا بلند مرتبے والے کے مرنے پر جو افسوس کی بناء پر ان کی روحوں کو عزت بخشتے ہوئے جو خاموشی ظاہر کرتے ہیں۔ تو یہ ایسی بدعت ہے جو رسول اللہ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سلف صالحین کے زمانے میں موجود نہ تھی اور نہ ہی یہ چیز توحید کے آداب اور عظمت اخلاص کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے بلکہ ہمارے بعض جاہل مسلمانوں نے کافروں کی تقلید کی ہے اور جس طرح وہ اپنے سرداروں کی تعریف میں ان کی زندگی میں یا مرنے کے بعد منافع سے کام لیتے ہیں اسی طرح ہمارے مسلمان ان کی تقلید میں کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا ہے اور اسلام میں تو یہ ہے کہ کسی مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مرنے کے بعد اس کے زندہ اہل خانہ پر واجب ہے کہ وہ اس کے لیے دعا کریں اور اس کی طرف سے صدقہ دیں اور اس کی خوبیوں کا ذکر کریں اور برائی بیان کرنے سے پرہیز کریں۔ اور اس کے علاوہ بہت سے آداب ہیں جن کو اسلام نے بیان کیا اور مسلمان کو رغبت دلاتے ہیں کہ وہ اپنے بھائیوں (زندہ یا مردہ) کا خاص خیال رکھیں۔ اور خاموشی کے ساتھ سوگ منانا یہ شہیدوں یا اونچے مقام والوں کے لیے تحفہ نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیم کا انکار ہے۔

(مختلف علماء کے فتاویٰ بنام فتاویٰ اسلامیہ' الجزالثانی ص ۴۹۔۵۰)

کیا بوڑھی عورت پر سوگ منانا واجب ہے؟

اس سوگ کی حکمت کیا ہے؟ اور حاملہ عورت کا حکم بچے کو جننا (عدت کے ختم ہونے کے لیے جو کافی ہے) یہ کیوں ہے؟

سوال: جب کسی ایسی عورت (جس کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ ہو) کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عورت فکروراۓ میں گم ہو اور صرف اس مرد کی خدمت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس مرد کے ذمہ ہے تو کیا ایسی عورت پر بھی عدت لازم ہے جس طرح اس کے علاوہ پر ہے' اور اس میں کیا حکمت ہے کہ بڑی عمر والی عورت بھی اسی طرح سوگ منائے' جس طرح چھوٹی عمر والی سوگ مناتی ہے؟ اور حاملہ کی عدت صرف وضع حمل کیوں ہے؟ جبکہ عدت کا مقصد یہ ہے کہ عورت حمل وغیرہ سے تاکیداً فارغ ہو جائے اور جو بڑی عمر والی ہے وہ ٹھہر گئی ہے۔ یعنی اس کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوتے۔ اس کی عدت کا کیا فائدہ؟ اس سوال کو پڑھنے کے بعد علماء کی مجلس نے یہ جواب دیا۔

جواب: بڑی عمر والی بھی اسی طرح عدت/سوگ منائے گی یعنی چار ماہ دس دن۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عام فرمان میں داخل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ''وہ لوگ جو تم سے فوت کیے جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں تو وہ عورتیں چار ماہ دس دن عدت گزاریں۔ (بقرہ آیت ۲۳۴)

اور بڑی عمر کی عورت کے لیے عدت کی مشروعیت و مقصد کی حکمت کیا ہے' جبکہ ولادت سے فارغ ہو چکی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے اس عقد نکاح کی تعظیم و بلند رتبے اور اظہار شرف کی بناء پر ہے' اور خاوند کے حق کو ظاہر کرنا ہے تا کہ وہ خوبصورتی و جمال سے اپنے آپ کو باز رکھے تا کہ اس کے خاوند کے فقدان کا اثر ظاہر ہو۔ اور اسی لیے اس پر سوگ زیادہ رکھا گیا ہے بنسبت بچے' باپ کے سوگ کے' کہ ان کے فوت ہونے پر سوگ کم (تین دن) ہے اور حاملہ کا حکم صرف وضع حمل اس لیے ہے کہ فرمان میں ہے:

ترجمہ ''کہ حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔ (طلاق آیت ۴)

یہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ ... الخ﴾ کے عموم سے خاص کی گئی ہے۔

اور وضع حمل سے عدت کے ختم ہونے کی علت یہ ہے کہ حمل پہلے خاوند کا حق ہے اور جب خاوند کے فوت ہونے کے بعد عورت شادی کر لے اور اس کو سابقہ شوہر سے حمل ہو تو دوسرا خاوند اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کر رہا ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کا اللہ اور آخرت پر ایمان ہے وہ اپنا پانی غیر کے کھیت کو نہ پلائے''۔ (امام احمد عن – رویفع.)

لہٰذا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ احکام شرعیہ پر عمل کرے۔ حکمت کا اس کو علم ہو یا نہ ہو اور اس بات پر پختہ ایمان ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ جو کام بھی اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے۔ وہ حکمت سے خالی نہیں ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کی پہچان دی ہے وہ نور علی نور ہے اور خیر پر خیر ہے۔ اور اسی سے توفیق مطلوب ہے۔ (الدعوة ۷۷۲ اللجنة ص ۷/۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھی عورت یا چھوٹی بچی (غیر بالغہ) کیا اس پر بھی وفات کی عدت لازمی ہے؟

سوال: ایسی بوڑھی عورت جس کو مردوں کی حاجت نہیں ہے اور وہ بچی جو ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچی۔ کیا ان دونوں کے خاوند فوت ہونے کی شکل میں ان پر عدت لازم ہے؟

جواب: ان دونوں پر عدت وفات لازم ہے۔ اگر حاملہ ہے تو وضع حمل عدت ہوگی اور اگر حمل نہیں ہے تو چار ماہ دس دن عدت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عام ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾ (سورة البقرة : ٢٣٤)

ترجمہ ''کہ جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جائیں وہ چار ماہ دس دن عدت گزاریں''۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ (سورة الطلاق : ٤)

ترجمہ ''حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔[1]

سوگ والی عورت کا بازار جانے کا حکم

سوال: کیا سوگ منانے والی عورت خرید و فروخت کے لیے بازار جا سکتی ہے؟

جواب: ہاں! خرید و فروخت کے لیے ایسی عورت بازار جا سکتی ہے۔ اسی طرح علاج کے لیے ہسپتال بھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح تدریس اور طلب علم کے لیے بھی جا سکتی

---

[1] فتاویٰ المرأة شیخ ابن باز جمع و ترتیب المسند ص ۷۱/۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کیونکہ یہ ضروری کام ہیں لیکن زینت خوشبو' سونے' چاندی کے زیورات یا تانبا وغیرہ اور اس کے علاوہ اِن تمام چیزوں سے پرہیز ضروری ہے جو زینت متصور ہوتی ہیں' اور ایسی عورت پانچ چیزوں کا خیال رکھے۔

① اُسی گھر میں رہے جس میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے اور اس کی بھی وہاں رہائش ہے' اگر یہ مشکل نہ ہو۔

② خوبصورت کپڑوں سے پرہیز کرے۔

③ خوشبو سے پرہیز کرے' ماسوائے ایام حیض کے/ جب حیض سے پاک ہو تو بخور (خوشبو) استعمال کرسکتی ہے۔

④ سونے' چاندی' تانبے کے زیورات کا استعمال بھی صحیح نہیں ہے۔

⑤ سرمہ اور مہندی کا استعمال بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے[1]

اگر نکاح کے بعد قبل از جماع خاوند فوت ہو جائے

سوال: مجلس علماء کے پاس ایک سوال آیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سوال کرنے والے کے بھائی نے کسی عورت سے نکاح کر لیا لیکن قبل از ہمبستری فوت ہو گیا۔ اب اس عورت پر سوگ منانا ہے' یا نہیں۔

جواب: اگر کوئی آدمی عقد کے بعد اور قبل الدخول فوت ہو گیا تو اس کی بیوی پر عدت اور سوگ لازمی ہے۔ کیونکہ صرف عقد سے ہی اس کی بیوی ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ (سورة البقرة : ٢٣٤)

---

[1] فتاویٰ الاسلامیۃ جمع محمد المسند ۳/۳۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ''جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے عورتیں چھوڑ جائیں تو ان کی بیوائیں چار ماہ' دس دن عدت گزاریں گی''۔

اور اسی طرح بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے' ماسوائے اپنے خاوند کے اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے''۔

اسی طرح احمد اور اہل السنن نے بیان فرمایا ہے کہ (ایک عورت ہے) جس کی شادی کے بعد اس کا خاوند فوت ہو گیا اور ابھی تک دخول بھی نہیں کیا تھا''۔ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کے لیے عدت اور میراث بھی ہے[1]

فتویٰ برائے عدتِ وفات

پہلا سوال: ایک آدمی کا باپ فوت ہو گیا ہے اور یہ بات مشہور تھی کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو اٹھارہ سال پہلے طلاق دی تھی' اور اس سے پہلے کوئی طلاق نہیں دی اور اس کی ماں سے حیض کا خون بھی بند ہے تو کیا اس کی ماں پر عدت وفات ہے' یا نہیں۔

جواب: جب معاملہ اس طرح کا ہے کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق سنت دی ہے' اور تین طلاق کا آخر بھی نہیں ہے۔ یعنی اور دو (۲) طلاقیں نہیں دیں اور نہ معاوضہ دیا' اور وہ عورت ایسی ہے کہ حیض سے ناامید ہو چکی ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ کیونکہ اس کا باپ طلاق سے تین ماہ پہلے فوت ہو گیا۔ تو اب اس کی ماں عدت طلاق ترک کر کے نئے سرے سے عدت وفات گزارے گی۔ کیونکہ طلاق رجعی ہے' کیونکہ جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو وہ عدت سے نکلنے سے پہلے بیوی کے حکم میں ہو گی۔

---

[1] فتاویٰ اسلامیہ الجزء الثالث ص ۳۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا سوال: سائل ذکر کرتا ہے کہ اس کی خالہ اس کے باپ کی بیوی ہے وہ حاملہ ہے کیا اس کے باپ کے فوت ہونے کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے گی یا وضع حمل تک عدت ہوگی۔

جواب: فتویٰ کی مجلس نے سوال پر غور کرنے کے بعد یہ جواب دیا ہے کہ وہ وضع حمل تک عدت گزارے۔

بغیر کسی شرعی عذر کے عدت اور سوگ کو مؤخر کرنے کا حکم

سوال: میری عمر (۴۰) چالیس سال ہے اور شادی شدہ ہوں اور میرے پانچ بچے ہیں۔ اور میرا خاوند ۱۴/ ۵/ ۱۹۸۵ کو فوت ہو گیا تھا۔ لیکن بعض ظروف کی بناء پر جو میرے خاوند اور بچوں کے اعمال کی دوری کے ساتھ خاص تھے۔ جس کی وجہ سے چار ماہ تک اس کی عدت نہ گزار سکی۔ اور اس کے بعد میں نے ۱۲/ ۹/ ۱۹۸۵ کو عدت شروع کر دی۔ لیکن ایک ماہ کے بعد پھر ایک ضروری کام کی خاطر گھر سے نکلنا پڑا تو کیا یہ ماہ عدت میں شمار ہوگا اور کیا چار ماہ کے بعد عدت گزارنا صحیح ہے یا نہیں۔ اور یہ بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ قابل اعتماد آدمی کے نہ ہونے کی وجہ سے مجھے گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب: فتویٰ یہ ہے کہ آپ کا یہ کام حرام ہے۔ کیونکہ خاوند کے فوت ہونے کے بعد سب سے پہلے عورت پر فرض ہے کہ فوت شدہ خاوند کا سوگ منائے۔ جب اسے معلوم ہوا کہ خاوند فوت ہو گیا ہے۔ عدت گزارے اور اس کو لیٹ کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ .... الخ ﴾

ترجمہ: ''اور چار ماہ تک آپ کا عدت کا انتظار کرنا اور پھر اس کی عدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کرنا یہ گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی سخت نافرمانی ہے‘‘۔

لہٰذا آپ کی عدت سے صرف دس دن شمار کیے جائیں گے اور جو دن زیادہ ہو گئے ہیں‘ تو وہ عدت میں شمار نہ ہوں گے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ کریں اور نیک اعمال زیادہ کریں‘ تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہوں کو معاف فرما دے اور عدت کا وقت ختم ہونے کے بعد اس کی قضا نہ ہو گی۔[1]

وہ احکام جو سوگ والی عورت پر لازم ہیں

سوال: وہ کون سے احکام ہیں کہ خاوند کے فوت ہونے کے بعد ان کا التزام عورت پر واجب ہے؟

جواب: احادیث میں مندرجہ ذیل امور کی صراحت ہے کہ سوگ والی عورت ان چیزوں سے بچ کر رہے اور یہ بالجملہ پانچ ہیں۔

پہلا حکم:

اسی گھر میں رہے جس میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے اور اس عورت نے وہیں رہائش رکھی ہو۔ وہاں وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے۔ ہاں اگر وہ حاملہ ہو تو پھر وضع حمل تک اس کی عدت ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾

ترجمہ ’’حمل والی عورتیں وضع حمل تک انتظار کریں‘‘۔

اور کسی سخت ضرورت کے پیش نظر باہر نکل سکتی ہے مثلاً بیماری کے لیے ہسپتال جانا یا بازار سے کھانا وغیرہ خریدنا۔ جب اس کے پاس یہ چیزیں لانے والا نہ ہو۔ اور اسی طرح اگر گھر منہدم ہو جائے تو دوسرے گھر منتقل ہو سکتی ہے۔ یا اسی گھر میں

---

[1] فتاویٰ الشیخ محمد بن صالح العثیمین ج ۲ ص ۸۱۴۔۸۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خطرہ محسوس کرتی ہے تو ضرورت کی بناء پر دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے۔

دوسرا حکم:

ایسے کوئی کپڑے زیب تن نہ کرے جو خوبصورتی کا باعث ہوں۔ خواہ وہ سبز ہوں یا زرد ہوں یا سیاہ خواہ وہ سونے کا ہو یا چاندی کا یا تانبے کا۔

تیسرا حکم:

ایام عدت میں کسی قسم کا زیور استعمال نہ کرے۔

چوتھا حکم:

کسی قسم کی خوشبو استعمال نہ کرے خواہ بخور (دھونی والی خوشبو) ہو یا کوئی اور' ہاں! اگر وہ حیض سے پاک ہوئی تو پھر خوشبو بخور وغیرہ کی شکل میں استعمال کر سکتی ہے۔

پانچواں حکم:

سرمے سے بچے' سرمہ کا استعمال اس کے لیے صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح وہ چیز جو سرمہ کے حکم میں چہرے کو خوبصورت بنانے کے لیے خاص استعمال ہوتا ہے۔ جس سے خوبصورتی کی وجہ سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ باقی عام جمال پانی اور صابن وغیرہ تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن وہ سرمہ جس کے استعمال سے آنکھوں میں کشش پیدا ہوتی ہے' وہ صحیح نہیں ہے۔

یہ پانچ چیزیں ہیں فوت شدہ آدمی کی بیوی کے لیے' ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

باقی جو بعض لوگوں نے عجیب مسئلے بنائے ہوئے ہیں کہ وہ کسی سے بات نہ کرے۔ یا ٹیلی فون پر بات نہ کرے۔ یا ہفتہ میں صرف ایک دفعہ غسل کرے۔ اور اپنے گھر میں ننگی نہ چلے۔ اور چاند کی روشنی میں نہ نکلے' اور اسی طرح کی دوسری خرافات جن کا کوئی اصل نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے گھر میں جوتی یا ننگے پاؤں دونوں طرح چل سکتی ہے' اور اپنے گھر میں رہ کر گھر کی ضروریات اپنے اور مہمانوں کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا تیار کرنا۔ اسی طرح چاند کی روشنی میں گھر کی چھت پر چلنا' اور گھر کے باغ میں سیر کرنا اور جب چاہے غسل کر سکتی ہے۔ مشکوک کلام کے علاوہ کلام کر سکتی ہے۔ عورتوں سے مصافحہ کرنا اور اپنے محارم سے مصافحہ کرنا' غیر محارم سے نہیں۔ یہ سب چیزیں جائز ہیں۔ محرم کی موجودگی میں دوپٹہ استعمال کر سکتی ہے۔ اور مہندی' زعفران' خوشبو کپڑے یا اور قہوہ میں استعمال نہ کرے۔ کیونکہ زعفران خوشبو کی ایک قسم ہے۔ اسی طرح صراحۃً منگنی نہ کرے۔ لیکن اشارۃً بات کر سکتی ہے۔ وباللہ التوفیق[1]

سیاہ لباس کا پہننا اور فوت شدہ آدمی کی بیوی کا عدت گزارنے کا حکم

سوال: فوت شدہ آدمی کی بیوی پر یہ لازم ہے کہ وہ ایام عدت میں سیاہ لباس پہنے' یا ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے۔ ہم سنتے ہیں کہ عام عورتیں ایام عدت میں سیاہ لباس پہنتی ہیں اور ان کا بیٹھنا۔ نماز پڑھنا یہ بھی سیاہ چیز (کپڑا) پر ہوتا ہے۔ اور دیگر ان کے ہاں غلط عقائد پائے جاتے ہیں۔ جن کے بارے میں کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری۔ اس مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہے۔

جواب: فوت شدہ آدمی کی بیوی پر ایام عدت میں سوگ منانا واجب ہے اور عدت کی مدت زمانے کے حساب کے ساتھ مقرر کی گئی ہے اور اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے۔ مثلاً اگر فوت شدہ آدمی کی بیوی کو حیض آتا ہے حمل کا شک وشبہ نہیں ہے۔ تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ جس دن مرد فوت ہوا ہے اس دن سے شروع ہوگی۔ اس عورت کو اس کی وفات کا علم ہو یا نہ ہو۔ بعد میں علم ہو تو ابتدائے عدت اس کی مدت سے شروع ہو جائے گی۔ اگر بیوی کو خاوند کی موت کا علم دو ماہ بعد ہوا تو اس پر عدت اور سوگ دو ماہ دس دن ہوگا تو حیض والی عورت کی عدت زمانے کے اعتبار سے محدود ہوگی اور وہ چار ماہ دس دن' خاوند کی موت کے وقت

---

[1] فتاویٰ المرأۃ للشیخ ابن باز ص ۶۸۔۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لے کر یہ عدت شروع ہوگی۔

اور جو حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل تک ہے خواہ اس کی مدت لمبی ہو یا کم۔ یا ایک گھنٹہ ہو یا دو گھنٹے۔ یا اس سے کم۔ اور بسا اوقات ایک سال یا دو سال یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾ (سورة البقرة : ٢٣٤)

ترجمہ ''جن عورتوں کے خاوند فوت ہوں وہ چار ماہ دس دن عدت گزاریں''۔

یہ پہلی شکل میں ہوگی' اور دوسری شکل کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾

ترجمہ ''حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔

اور صحیحین میں حدیث ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اپنے خاوند کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو شادی کی اجازت دے دی۔

خاوند کے فوت ہونے کی صورت میں عورت پر عدت واجب ہے۔ اور یہ سوگ کئی امور کو متضمن ہے۔

① گھر سے بلاضرورت نہ نکلے۔

② خوبصورت کپڑے نہ پہنے کہ جن کپڑوں کو زینت کے کپڑے سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ جو کپڑے چاہے استعمال کرے۔ خواہ سیاہ ہوں یا سرخ یا سبز وغیرہ۔ لیکن سیاہ کپڑوں کے ساتھ خاص نہ کیا جائے۔

③ زیور خواہ کسی قسم کا ہو استعمال نہ کیا جائے' کنگن ہو یا ہار یا پازیب وغیرہ' اسی لیے اس عورت کو زیور سے بچنا چاہیے۔ اگر زیور سخت ہے کاٹنے کے بغیر اس کو زائل کرنا ممکن نہیں تو اس کو کاٹ دینا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ جسم کے کسی حصے کو خوبصورت نہ بنایا جائے۔ مثلاً آنکھ' رخسار' ہونٹ' سرمہ کا استعمال نہ کیا جائے اور نہ ہونٹوں کو سرخ کیا جائے۔

⑤ کسی قسم کی خوشبو نہ لگائی جائے۔ دھن والی ہو یا تین والی۔ ماسوائے اس کے کہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو بدبو والی جگہ پر خوشبو لگا لے' تاکہ بدبو دور ہو جائے۔ اور جو بعض لوگوں کے خیالات ہیں کہ کسی سے بات نہ کرے۔ اور نہ کسی کو دیکھے' اور نہ گھر کے سبزہ زار کی طرف نکلے' اور نہ گھر کے اوپر چڑھے' اور نہ چاند کے سامنے ہو' اور نہ جمعہ کے دن کے سوا غسل کرے' اور اذان کے فوراً بعد نماز پڑھنا تو یہ تمام خیالات من گھڑت ہیں' قرآن و حدیث میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ سوگ والی عورت گفتگو کے سلسلہ میں دوسری عورتوں کی طرح ہے۔ اسی طرح اس کا مردوں کو دیکھنا اور مردوں کا اس کو دیکھنا یہ سب حرام ہے۔ خواہ کوئی عدت والی ہو یا نہ' چہرے کو ڈھانپنا اور وہ چیز جس سے فتنہ ہوتا ہو اس سے دور رہنا ضروری ہے۔ اور اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو تو غیر محرم مرد سے کلام کر سکتی ہے۔ اور اسی طرح ٹیلی فون پر جواب دینا۔ اور دروازے کا کھٹکھٹانے کی شکل میں اس کا جواب دینا یہ سب چیزیں جائز ہیں۔ (فتویٰ الشیخ ابن عثیمین)[1]

سوگ والی عورت کے لیے خوشبو استعمال کرنے کا حکم

سوال: میں سائلہ ایک ایسی عوت ہوں جس کا خاوند تھوڑی مدت پہلے فوت ہو چکا ہے اور میں ایام عدت میں ہوں۔ کیا میں ایسے صابن سے نہا سکتی ہوں جس میں خوشبو ہو۔ یا میں اپنی اولاد کو اس کے ساتھ نہلا سکتی ہوں۔

جواب: احداد (سوگ) کا معنی یہ ہے کہ عورت ہر اس چیز سے بچے جس میں مقاربت کی دعوت ہو یا اس عورت کو دیکھنے کی طرف رغبت دلائے۔ مثلاً خوشبو' سرمہ' زیور

---

[1] فتاوی السلامیۃ جمع محمد عبدالعزیز المسند ج ۳ ص ۳۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ۔ خواہ وہ عورت زیور کو اپنی گردن یا کان یا ہاتھ میں استعمال کرے۔ اسی طرح ہر وہ کپڑا جو باعث زینت ہو وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اور اس عورت پر یہ واجب ہے کہ وہ اسی گھر میں رہے جس میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے۔ اور اس عورت کی وہاں رہائش تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾ (سورة البقرة : ٢٣٤)

ترجمہ: ''کہ جو تم سے فوت ہوتے ہیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن انتظار کریں''۔

اور جب ان کی عدت ختم ہو جائے تو پھر جو (نکاح) کریں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ ﴾ یہ دلالت کرتا ہے کہ بلوغ اجل سے ہے یہ چیزیں ممنوع تھیں جن کی بلوغ اجل (مدت تک پہنچنا) کے بعد اجازت ملی ہے۔ اور سنت نے اس کی مزید وضاحت کی ہے۔ تو اس چیز کی وجہ سے ایسا صابن جس میں خوشبو پائی جاتی ہے عدت والی عورت کو ان کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ اور ایسا صابن جو خوشبو سے خالی ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

سوگ/عدت والی عورت کا اپنی اولاد کو خوشبو لگانے کا حکم

سوال: کیا سوگ والی عورت اپنی اولاد کو نہلا سکتی ہے اور ان کو خوشبو لگا سکتی ہے؟ اور کیا وہ ایام عدت میں عقد نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: سوگ والی عورت (جس کا خاوند فوت ہو چکا ہے) وہ خوشبو کو استعمال نہیں کر سکتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے لیکن وہ اپنی اولاد اور

---

[1] فتاویٰ الشیخ محمد صالح العثیمین۔ ترتیب اشرف مقصود ج ۲ ص ۸۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمانوں کو خوشبو پیش کر سکتی ہے۔ اس میں خود استعمال نہ کرے۔ اسی طرح ایام عدت میں صریح نکاح بھی نہیں کر سکتی۔ ہاں اشارۃً کر سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾

''کہ عورتوں کی منگنی کے سلسلہ میں اگر اشارۃً بات کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے تعریض (اشارۃً) کو مباح قرار دیا ہے' اور صراحۃً کو جائز قرار نہیں دیا۔ اس کی حکمت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔[1]

کیا ایام عدت میں عورت گھڑی استعمال کر سکتی ہے؟

سوال: کیا عورت ایام عدت میں خوبصورتی کے لیے نہیں بلکہ وقت دیکھنے کے لیے گھڑی استعمال کر سکتی ہے؟

جواب: عورت گھڑی وغیرہ استعمال کر سکتی ہے کیونکہ حکم ارادے کے تابع ہوتا ہے۔ اگرچہ گھڑی کو استعمال نہ کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ زیور کے مشابہ ہے۔

کیا دورانِ عدت طالبہ مدرسہ جا سکتی ہے؟

سوال: اگر کسی طالبہ کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عدت گزار رہی ہو تو کیا وہ اپنے اسباق کا کسی مدرسہ میں تسلسل رکھ کر سکتی ہیں' یا نہیں؟

جواب: جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزارے اور رات بھی وہاں گزارے اور وہ چیزیں جو اس کے حسن میں اضافہ کرتی ہیں' سرمہ' خوشبو اچھے کپڑے ان سب سے پرہیز کرے اور دن کے

---

[1] فتاویٰ شیخ ابن باز ج ۲ ص ۱۴۳ و فتاویٰ اسلامیہ ج ۳ ص ۲۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ضروری کام کے لیے گھر سے نکل سکتی ہے۔اسی طرح یہ طالبہ جس کے بارے میں پوچھا گیا ہے' یہ مدرسہ جا سکتی ہے' کیونکہ علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور مسائل کو سمجھنا چاہیے' لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اِن تمام چیزوں سے اجتناب کرے جن سے عام عدت والی عورت پرہیز کرتی ہے' اور وہ کام نہ کرے جن سے کوئی غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے منگنی وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو جائے۔[1]

کیا عدت والی عورت حج کو جا سکتی ہے؟

سوال: وہ عورت جو وفات خاوند کی عدت گزار رہی ہے اور اسی طرح وہ عورت جو کوئی طلاق وغیرہ کی عدت گزار رہی ہے کیا یہ حج کر سکتی ہے؟

جواب: جو عورت عدت وفات گزار رہی ہے اس کے لیے گھر میں رہنا ضروری ہے اور جب تک عدت نہ ختم ہو حج وغیرہ کے لیے نہیں جا سکتی؟ کیونکہ وہ اس حالت میں استطاعت والی نہیں ہے اور گھر میں بیٹھ کر انتظار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ﴾ (سورة البقرة : ٢٣٤)

تو عدت تک گھر میں انتظار کرنا چاہیے۔اور اگر ایسی عورت ہے جو عدت وفات والی نہیں گزارتی (بلکہ طلاق کی عدت ہے) تو اگر وہ طلاق رجعی والی ہے تو خاوند کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کر سکتی۔لیکن اگر خاوند مصلحت کے پیش نظر اس کو حج کی اجازت دے دے کہ وہ کسی محرم کے ساتھ چلی جائے تو یہ کوئی مضائقہ والی بات نہیں ہے۔اور اگر طلاق بائنہ (جدائی والی) ہے تو اس کے لیے سنت یہی ہے کہ وہ بھی اپنے گھر میں عدت گزارے لیکن اگر خاوند حج کی موافقت کرتا ہے تو وہ حج پر جا سکتی ہے کیونکہ اس مرد کا اس عدت میں بھی حق ہے (یعنی تجدید نکاح) تو جب خاوند اس کو

---

1 فتاویٰ المرأۃ للشیخ ابن باز جمع وترتیب محمد المسند ۷۱/۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج پر جانے کی اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہے وہ عدت اپنے گھر میں ہی گزارے اور طلاق رجعی والی بیوی کے حکم میں ہے' اور اس کا معاملہ اس کے خاوند کے ہاتھوں میں ہے' اور طلاق مبالغہ والی جو ہے تو وہ بنسبت طلاق رجعی کے آزادی کی زیادہ حق دار ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کے خاوند کو چاہیے کہ وہ عدت کا خیال رکھتے ہوئے اس کو باہر نکلنے سے روکے۔[1]

سوگ (عدت) کے دنوں میں ٹیلی فون پر عورت کا جواب دینا

سوال: ابتسام بنت ناصر سوال کرتی ہے کہ جو عورت اپنے فوت شدہ خاوند کی عدت گزار رہی ہو تو کیا وہ ان دنوں میں کسی ٹیلی فون پر کسی کو جواب دے سکتی ہے۔ اور عورت پر ایام عدت میں کیا واجب ہے؟

جواب: عورت ایام عدت میں زینت والی ہر چیز (کپڑے وغیرہ) سے پرہیز کرے۔ خضاب وغیرہ سے بھی پرہیز کرے۔ اور اپنے گھر سے کسی شدید ضرورت کے پیش نظر نکل سکتی ہے۔ اور خوشبو یا عطر وغیرہ نہ لگائے۔ اور اجنبی مردوں کے سامنے بھی نہ جائے۔ اور گھر میں جہاں چاہے چل پھر سکتی ہے۔ اور نیچے جا سکتی ہے' اور ٹیلی فون پر بوقت ضرورت بات کر سکتی ہے۔ اگر پتہ چل گیا کہ آگے سے کلام کرنے والی عورت ہے اور اس کا مقصد خراب ہے تو فوراً ٹیلی فون بند کر دے۔ جس طرح کہ یہ بات سوگ والی عورت کے علاوہ پر یہ لازم ہے (کہ غلط بات کا جواب نہ دے) اور ایسی عورت پردے میں اپنے غیر محرم قریبی رشتے داروں سے بات کر سکتی ہے۔ یا ٹیلی فون پر بھی بات کر سکتی ہے۔ جیسا کہ وہ ایام عدت کے علاوہ بھی بات کر سکتی ہے۔[2]

---

[1] سوال و جواب الشیخ محمد بن صالح عثیمین ج ا ص ۹۰۔ [2] فتاوی المرأۃ۔ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلی فون کے استعمال کا حکم

سوال: کیا عورت ایام عدت میں عورت یا اپنے بیٹے وغیرہ سے ٹیلی فون پر بات کر سکتی ہے؟

جواب: ہاں! عورت یا محرم آدمیوں سے بات کر سکتی ہے۔ اصل پر عمل کرتے ہوئے اور اصل اباحت (جواز) ہے اور اگر شرعی قباحت نہ ہو تو ٹیلی فون پر غیر محرم سے بھی بات کر سکتی ہے۔[1] (اللجنة الدائمة)

سوگ (عدت) مناتے ہوئے سیاہ کپڑے پہننا

(اس کا کوئی اصل نہیں ہے)

سوال: کیا عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ (خاوند) کی موت یا وفات پر اظہار غم کے لیے سیاہ کپڑے پہنے؟

جواب: مصیبت کے وقت سیاہ کپڑے پہننا ایسا غلط طریقہ ہے جس کا کوئی اصل نہیں ہے' اور انسان کو بوقت مصیبت وہی کچھ کرنا چاہیے جس کی شریعت اجازت دے۔ تو مصیبت کے وقت یہ کہنا چاہیے۔

"اِنَّـا لِلّٰـهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا".

تو جب اِنسان یہ کلمات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی غرض سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیں گے' اور بہتریں بدلہ عطا فرمائیں گے' باقی سیاہ کپڑا معین کر کے پہننا تو یہ بے بنیاد اور امر مذموم ہے۔[2]

---

[1] فتاوی الاسلامیہ ج ۳ ص ۳۱۸۔ [2] فتاوی الشیخ محمد بن صالح العثیمین ج ۲ ص ۸۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈیوٹی دینے والی عورت عدت کیسے گزارے؟

سوال: اگر کسی ایسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے جو کسی جگہ کام کرتی ہے اور وہ ایسی حکومت ہے کہ کسی عزیز کے فوت ہونے پر تین دن سے زیادہ رخصت نہیں ملتی تو ان حالات میں وہ عدت کیسے گزارے گی' اگر وہ گھر میں عدت گزارے تو کام سے چھٹی ہو جائے گی تو کیا وہ مال مفاد کی خاطر اسلام کے واجب حکم کو چھوڑ سکتی ہے۔

جواب: اس قسم کی عورت شرعی عدت گزارے اور دن کے وقت اپنی معیشت کے لیے نکل سکتی ہے۔ کیونکہ یہ ضروری کام ہے۔ اور علماء نے یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ ایسی عورت دن کے وقت اپنے کام پر جا سکتی ہے کیونکہ کام ضروری ہے اور اگر رات کو بھی ڈیوٹی ہو تب بھی چھٹی کے خوف سے کام پر جا سکتی ہے۔ کیونکہ اگر کام سے چھٹی کرا دی جائے تو اس کے نقصانات زیادہ ہیں۔ اور علماء نے ایسے اسباب تحریر کیے ہیں جن کی بناء پر عورت خاوند کے گھر کو مجبوری کی بناء پر دن کے وقت چھوڑ دے' تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ سے طاقت کے مطابق ڈرتے رہا کریں''۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب میں تم کو کسی چیز کے کرنے کا حکم دوں تو طاقت کے مطابق اس کو کریں''۔ واللہ سبحانہ اعلم[1]

عدت یا سوگ کی شرعی مدت میں اضافہ کرنا شرعاً صحیح ہے یا نہیں

سوال: شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی عورت چار ماہ دس دن

---

[1] فتاویٰ اسلامیہ جمع محمد المسند ج ۳ ص ۳۲ الشیخ ابن باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ دو تین دن عدت گزارے تو اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ یاد رہے کہ یہ زیادتی نسیاناً (بھول سے) ہے؟

جواب: عدت یا سوگ کی مدت میں اگر بھول سے اضافہ ہو گیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر عمداً اضافہ کرتی ہے تو پھر یہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ﴾ (البقرة ٢٨٦)

''اے اللہ! اگر نسیاناً یا خطاء کوئی کام ہو جائے تو اے اللہ تعالیٰ ہم سے مؤاخذہ نہ کرنا''۔ واللہ اعلم[1]

بحالت مجبوری دوسرے شہر میں عدت گزارنا

سوال: اگر کسی عورت کی کسی مرد سے شادی ہوئی پھر وہ خاوند فوت ہو گیا اور اس کی اس عورت سے اولاد نہیں ہے۔ اور خاوند کے شہر میں اس کا کوئی قریبی آدمی نہیں ہے تو کیا ایسی عورت خاوند کے شہر کو چھوڑ کر اپنے سرپرست کے شہر آ کر عدت گزار سکتی ہے یا نہیں۔

جواب: اس قسم کی عورت اپنے ولی کے شہر یا کسی اور مناسب جگہ منتقل ہو کر عدت گزار سکتی ہے۔ اگر اس کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا عزت لوٹنے کا خطرہ ہو اور اس کے پاس اس کی حفاظت کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ اور اگر اسے زیادتی کا کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن ویسے ہی کسی قریبی عزیز کے ہاں آنا چاہتی ہے تو پھر اس کو مناسب نہیں ہے کہ وہ منتقل ہو۔ بلکہ اس جگہ عدت پوری کرے پھر اس کے بعد اپنے محرم کے ساتھ جہاں چاہے۔ سفر کر سکتی ہے[2] (الجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء)

---

[1] فتاویٰ المرأۃ المسلمہ ج ۲ص ۱۶۵۔۱۶۶

[2] مجلۃ البحوث الاسلامیہ العدد ۲۲ ص ۶۱ و فتاویٰ اسلامیہ محمد المسند ج ۳ ص ۳۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوگ والی عورت کا چاند اور محرم سے چہرہ چھپانا

(یہ بدعات سے ہے)

سوال: عورت کا اپنے چہرے' ہاتھوں اور پاؤں کو چاند اور محرموں سے چھپانا جبکہ وہ ایام عدت اور سوگ میں ہو کیا یہ بدعت ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کا اپنے چہرے وغیرہ کو چاند اور محرم سے چھپانا یہ صحیح نہیں ہے' بلکہ عوام کی غلط رسومات اور من گھڑت باتیں ہیں[1]

اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت وفات کی عدت گزار رہی ہے۔ لیکن اپنے گھر میں نہیں بلکہ اپنی شرعی حاجات کی تکمیل کے لیے باہر کے چکر لگاتی ہے' تو کیا ایسی عورت کو دوبارہ عدت کا لوٹانا واجب ہے اور کیا وہ گنہگار ہوگی۔

شیخ نے جواب دیا کہ خاوند کے فوت ہو جانے یا خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن کے بعد عدت ختم ہو جائے گی' اور کوئی کوتاہی کی شکل میں اس عورت پر قضاء نہیں ہے۔ اگر کسی کام کے لیے گھر سے نکلے اور رات وہاں خاوند کے گھر میں گزارے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے' اور اگر بلا ضرورت گھر سے نکلے یا بلا ضرورت گھر سے باہر رات گزارے یا سوگ نہ منائے تو ایسی عورت اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور توبہ کرے اور اس پر سوگ کا اعادہ نہیں ہے۔[2]

اسی طرح شیخ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا ہے کہ اگر کسی عورت اور اس کے خاوند نے حج کا ارادہ کیا لیکن شعبان میں اس کا خاوند فوت ہو گیا تو ایسی عورت حج کو جا سکتی ہے۔

---

[1] فتاویٰ ورسائل سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم ۱/۱۶۲

[2] مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ج ۳۴ ص ۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو شیخ نے جواب دیا کہ ایسی عورت حج کے لیے ایام عدت ہی میں سفر نہیں کر سکتی یہ چاروں اماموں کا فتویٰ ہے۔[1]

حج کے لیے سفر نہ کرے

شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی اپنی والدہ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ ایام عدت میں ہے اور اس کی عدت ۸ ذوالحجہ کو ختم ہو رہی ہے تو کیا وہ حج کے لیے سفر کر سکتی ہے۔

تو شیخ نے جواب دیا کہ اس قسم کی عورت پر حج کا سفر کرنا صحیح نہیں ہے، جیسا کہ ائمہ اربعہ کا مذہب ہے باقی آپ کا یہ کہنا کہ اس کو اجازت و رخصت صرف ان دنوں میں ہی مل سکتی ہے۔ تو یہ کوئی شرعی عذر نہیں ہے کہ جس سے عورت کو جو وفات کی عدت گزار رہی ہے اس کو اجازت مل جائے۔[2]

فتاویٰ سعدیہ

سوال: کیا وارثوں پر لازم ہے کہ فوت شدہ آدمی کی بیوی کو عدت گزارنے کے لیے رہائش دیں؟

جواب: وارثوں پر یہ لازم نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کو وارثوں پر ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کیا ہے اس میں کوئی چیز زائد یا موقوف نہیں رکھی۔ تو اس لیے وارثوں پر اس عورت کے لیے رہائش دینا فرض نہیں ہے۔ ہاں افضل و مستحب ہے کہ اس کے لیے رہائش کا بندوبست کریں کیونکہ اس شکل میں عورت کے دل کو تسلی ہوگی اور میت کا لحاظ رکھتے ہوئے احسان ہوگا اور نیکی ہوگی۔ تو اگر وہ وارث رہائش دیں تو اس میں عورت کا رہنا واجب ہوگا۔ اور اگر وہ نہ دیں تو پھر

---

[1] نفس المصدر السابق ص ۲۹۔ [2] فتاویٰ المرأۃ المسلمۃ ج ۲ ص ۸۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر واجب نہیں۔ واللہ اعلم.

عدت والی عورت کی رہائش کا مسئلہ

سوال: علماء کا یہ کہنا کہ اگر عورت رہائش کا بندوبست اپنے وسائل سے کرے تو پھر اس کا اس مکان میں ہی رہنا ضروری نہیں ہے۔تو کیا یہ قول قابل اعتبار ہے؟

جواب: ظاہری لحاظ سے علماء کی بات صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وارثوں اور اولیاء کو خطاب فرمایا:

﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ .... الخ﴾

ترجمہ ''کہ ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالیں' اور نہ وہ خود نکلیں''۔

تو اس فرمانِ الٰہی سے ظاہری طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ وارث اس عورت کے لیے (جو ایام عدت میں ہے) رہائش کا بندوبست کریں اور وہاں سے نہ نکالیں تو اس عورت پر وہاں رہنا فرض ہے۔اور اگر وہ رہائش نہ دیں تو وہ عورت اپنے مال سے کرایہ دے کر وہاں نہیں رہ سکتی۔اگر خاوند کا مکان ہے تو رہے ورنہ اپنے مال سے رہائش کا بندوبست کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔

دوران عدت خطبہ جمعہ سننے کا حکم

سوال: اگر عورت کو مرد نہ دیکھیں تو کیا وہ خطبہ جمعہ یا حدیث سننے کے لیے گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: عورت کو خطبہ جمعہ یا حدیث سننے کے لیے نکلنا یہ صحیح نہیں ہے' کیونکہ یہ کوئی سخت ضروری کام نہیں ہے' اور سبب یہ نہیں ہے کہ مرد دیکھیں یا نہ دیکھیں بلکہ عورت کا صرف گھر سے نکلنا ہی منع ہے' اگر کوئی ضرورت نہیں ہے۔[1]

---

1. فتاویٰ سعیدیہ ص ۵۶۴/۵۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادہ لباس کا حکم

سوال: کیا عدت والی عورت سفید سباس پہن سکتی ہے۔ بعض علماء نے اس کو مستحسن قرار دیا ہے۔

جواب: سفید رنگ دوسرے رنگوں، سبز، زرد کی طرح ہے جو سفید رنگ میں مسبب ہے وہی دوسرے رنگوں میں ہے، اور شارع علیہ السلام نے ہمیں کسی خاص متعین رنگ کا حکم نہیں دیا۔ اس رنگ سے منع کیا ہے جس میں زینت ہو۔ خواہ وہ کوئی رنگ ہو۔ اور ابن القیم نے اسی کو اختیار دیا ہے اور امام احمد کا قول بھی یہی ہے۔

کیا سوگ والی عورت اپنے سر کو دھو سکتی ہے، اور کس سے پرہیز کرے؟

سوال: سماحۃ الشیخ یہ فرمائیں کہ کیا سوگ والی عورت اپنے سر کو دھو سکتی ہے یا نہیں اور اگر وہ اپنے سر کو تیل یا چہرے پر خوشبو والی کریم لگائے تو اس پر کیا گناہ ہے؟

جزاكم الله خيرا.

جواب: سوگ والی عورت کا اپنے سر وغیرہ کو بیری کے پتوں سے دھونا یا کسی اور چیز سے جس میں خوشبو نہ ہو کوئی حرج نہیں ہے، اور اس کا تیل لگانا جس میں خوشبو ہو یا سر کو خوشبو والی چیز سے دھونا یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سوگ والی عورت کو منع فرمایا کہ وہ کوئی ایسی چیز استعمال کرے جس میں خوشبو ہو۔ ہاں حیض کا غسل کرنے کے بعد بخور وغیرہ استعمال کرسکتی ہے۔[1]

---

[1] فتاویٰ الاسلامیہ۔ جمع وترتیب محمد عبدالعزیز المسند ج ۳ ص ۳۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارا خاتمہ بہتر بنائے

سابقہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں پر کچھ مسائل ہیں جو مشروع سوگ کے ساتھ متعلق ہیں اور کچھ ممنوع سوگ ہیں اور کچھ احکام جو دونوں کے ساتھ متعلق ہیں تو سوگ والی جو عورت سے متعلق سات احکام ہیں' خوشبو لگانا' زیور استعمال کرنا' کپڑے اور بدن میں زینت استعمال کرنا (یہ منع ہیں) اور گھر کو لازم پکڑنا۔ صراحۃً منگنی کرنا۔ شادی کرنا۔ اس کے لیے خرچہ نہیں ہے۔ وہ اس خاوند کی وارث بنے گی' اگر عدت کے اندر اندر بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب ثابت ہوگا۔

اور سوگ سے متعلق کچھ اخطاء ہیں جس کا شرعی سوگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس سلسلہ میں اہل علم کی کلام نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور کوتاہی کی معافی چاہتے ہیں۔ اگر یہ مسائل صحیح ہیں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہیں' اور اگر بیان میں غلطی ہو تو اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور یہ غلطی میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے بری ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجامع الفريد

شرح

کتاب التوحید

سوالاً جواباً

تالیف

عبد اللہ بن جار اللہ بن ابراہیم جار اللہ

ترجمہ

ابوالقاسم حافظ محمود احمد

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون ۷۲۳۲۶۰۳

اہم دینی معلومات

تالیف

محمد بن جمیل زینو

ترجمہ

ابو عثمان خبیب احمد سلیم

نظرثانی

مبشر احمد ربانی

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون ۷۲۳۲۶۰۳

فقہ السنۃ

نماز کے مسائل

تالیف

السید سابق

ترجمہ وتخریج

حافظ محمد اسلم شاہدروی

تقریظ

ابوضیا محمود احمد غضنفر

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون ۷۲۳۲۶۰۳

فقہ السنۃ

کتاب الطہارت

طہارت کے مسائل

تالیف

السید سابق

ترجمہ وتخریج

حافظ محمد اسلم شاہدروی

تقریظ

ابوضیا محمود احمد غضنفر

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون ۷۲۳۲۶۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری چند دیگر کتب

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:+92-42-7242604

۹
س

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ